هو الفتاح العليم

المفتاح الجديد

للجزء الثالث من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب

کلید جدید ۳ (عکسی)

برائے

عربی کا معلم (حصہ سوم)

مؤلفہ:۔ مولوی عبدالستار خان

ناشر

قدیمی کتب خانہ

آرام باغ۔ کراچی ۱



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب الملقب بہ عربی کا معلم کے حصہ سوم کی یہ کلید ہے۔ امید ہے سابقہ دونوں کی کلید کی مانند یہ بھی شائقین عربی کے لیے جو بطور خود عربی سیکھنا چاہتے ہیں اچھی مددگار ثابت ہو گی۔

ترجمہ میں محاورے کا خاص خیال رکھا گیا ہے مگر کسی جگہ خاص مصلحت سے لفظ کے مطابق ترجمہ کر دیا ہے۔ کہیں دونوں قسم کے ترجمے بتلائے ہیں۔

عبارت کا مطلب سمجھانے کے لیے اکثر مقامات میں کچھ الفاظ بڑھانے پڑے ہیں جو بغرض امتیاز خطوطِ وحدانی کے اندر لکھے گئے ہیں۔

سوالات میں جو کسی قدر مشکل ہیں ان کا حل بھی درج کر دیا گیا ہے۔ اگر کسی سوال کے کئی جواب ہو سکتے ہیں تو ایک ہی جواب لکھ کر آگے لکھ دیا ہے "یا اور کچھ" تا کہ عزیز طالبین الفاظ بدل کر جواب کے لیے اور جملے بنا لیں۔

البتہ مشقی مثالوں میں بعض مثالیں ایسی بھی ہیں جن کے بعض الفاظ کے اعراب کا قاعدہ صراحۃً نہیں گزرا ہی بلکہ بار بار مثالوں میں پیش کر کے غیر شعوری طور پر ذہن نشین کرنے کی کوشش کی گئی ہے مثلاً لفظ قَبْلَ، بَعْدَ، عِنْدَ کے ماقبل جہاں حرف جر نہیں آیا ہے ان پر زبر لکھ دیا گیا ہے۔ ان کے قاعدے بتائے ہیں مگر آخر میں۔ اس لیے اگر ایسے کسی مقام میں الجھن محسوس ہو تو کسی عالم کی طرف رجوع کریں۔ بہر حال طالبینِ عربی کی آسانی کے لیے بقدر امکان کوشش کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر طالبین کی سہولت کا ذریعہ بنا دے، آمین

خادم افضل اللسان عبد الستار خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلید عربی کا معلّم حصہ سوم

مشق نمبر ۲۸ عربی سے اردو

تنبیہ :- عربی کی واحد مخاطب کی ضمیر کی جگہ اردو میں جمع مخاطب کی ضمیر (تم) لگا سکتے ہیں۔ اَنْتَ کے معنی "تُو" بھی کر سکتے ہیں اور "تم" بھی۔

(۱) حسین! کیا سگریٹ کی عادت رکھتے ہو؟	میں اس کا عادی تھا لیکن ایک مہینہ سے چھوڑ دیا ہے۔
(۲) بہت اچھا کیا! چائے کی عادت کرو، کافی کی عادت کرو، لیکن سگریٹ کی عادت مت کرو۔	ہاں! مجھے ڈاکٹر نے کہا سگریٹ نقصان والی چیز ہے، پھیپھڑے اور آنکھ پر اس کا اثر پڑتا ہے۔
(۳) خدا کی قسم تم ایک عاقل آدمی ہو کیونکہ تم اپنی عادت کی چیزوں پر ڈاکٹر کے قول کو ترجیح دیتے ہو۔	بھائی! میرے نزدیک بہتر تو یہ ہے کہ ہم بلاضرورت چائے اور کافی کی بھی عادت نہ کریں۔
(۴) تمہارے والد دہلی سے کب آئیں گے؟	اگر اللہ نے چاہا! کل ان کے آنے کی امید ہے۔
(۵) کیا تم نے دہلی میں اسلامی کانفرنس میں مولنا ابوالکلام کی تقریر سنی؟	جی ہاں ہم نے سنی، واقعی وہ بہت ہی مؤثر تھی۔ اس سے تمام حاضرین متاثر ہوگئے۔

(۶) کیا تم نے یہ مکان کرایہ سے لیا ہے ؟	میں اس کو کرایہ سے لینے میں غور کر رہا ہوں۔
(۷) کیا تم اس امانت دار مزدور کو نوکر رکھتے ہو؟ کیونکہ جس کسی کو تم نوکر رکھو ان میں بہترین وہ ہے جو قوی اور امین ہو۔	ہاں! ہم اسے بڑی خوشی سے نوکر رکھیں گے کیوں کہ ہمیں ایک قوی اور امین مزدور کی ضرورت ہے۔
(۸) اے علی! اپنے لڑکے کو حکم دو [کہو] کہ کتاب لیوے اور میرے سامنے پڑھے۔	اے لڑکے! اپنی کتاب لے اور استاد کے سامنے پڑھ۔
(۹) میری بہن! اپنی لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔ کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، جب تمہاری اولاد سات برس [کی عمر] کو پہنچیں تو نماز کا حکم کرو۔	ہاں بھائی! حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی اتباع کرنے کے لیے میں انھیں نماز کا حکم کروں گی۔
(۱۰) کیا تم نے اس گھر کو مسجد بنا لیا ؟	ہاں! ہم اسے مسجد اور مدرسہ بنا لیں گے۔
(۱۱) اس بزرگ سے پوچھ کیا آپ ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ سے کچھ مسائل دریافت کریں ؟	لڑکو! جو چاہو مجھ سے پوچھ لو اور اللہ کی آیتوں کو مسخری اور کھیل نہ بناؤ۔
(۱۲) ہم اللہ سے معافی چاہتے ہیں۔ حضرت آپ خفا نہ ہوں۔ ہم آپ کی خدمت	[اچھا] تو پوچھو، اور جس بات کا تمھیں علم ہو جائے اس پر عمل کرو، اور قرآن کو

میں اس لیے آئے ہیں کہ اللہ نے آپ کو علم میں ہم پر فوقیت عطا فرمائی ہے۔	اپنے تمام معاملات میں امام [رہ نما] بنالو۔
(۱۳) ہمارے بزرگوار! کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے کہ ہم کھائیں؟ کیونکہ ہم دور کی مسافت سے آئے ہیں۔	لڑکو! وہ ٹوکری لے لو اور میوہ جات میں سے جو چاہو کھا لو اور اللہ نے جو کچھ تمھیں دیا اس پر اس کا شکر کرو۔
(۱۴) ہم اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور آپ کی عنایات پر آپ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ لیکن حضرت اس میں نہ روٹی ہے نہ گوشت۔	نکلو اے شریرو! تم بھوکے نہیں ہو۔ کیا تم نے مجھے کھلونا [مذاق] بنالیا ہے۔
(۱۵) معاف کریے! اچھا ہم پر گرفت نہ کریے، ہاں دیکھیے ہم انجیر اور کھجور کھالیتے ہیں۔	[اچھا] تو تمھیں جو پسند ہے کھالو۔ تمھیں خوشگوار اور مبارک ہو [تمھیں رچے پچے]
(۱۶) اللہ آپ کو بھی خوشگوار اور مبارک کرے، جناب کیا آپ ہمیں اجازت دیں گے کہ یہ ٹوکری اپنے ساتھ لے جائیں تاکہ راستے میں کھائیں۔	واللہ تم شیاطین ہو! تم اس لیے نہیں آئے ہو کہ مسائل دریافت کرو [تم مسائل پوچھنے کے لیے نہیں آئے ہو] تم تو صرف کھانے اور مذاق اڑانے کے لیے آئے ہو۔
(۱۷) حضرت بزرگوار! ہم نے آپ کی خدمت میں جو کچھ خلافِ ادب	[خیر] اللہ تمھیں بخش دے! اگر تمھیں مسائل سمجھنے کی ضرورت ہو تو جب چاہو

واحترام کیا ہے اس کی معافی مانگتے ہیں، اور آج ہم جانے کی اجازت چاہتے ہیں۔ کیونکہ آج آپکو غضب آلود دیکھ رہے ہیں۔	واپس آجاؤ۔ والسلام

من القرآن

(۱) اور اپنے اہل [وعیال] کو نماز کا حکم کر (۲) اے یحییٰ کتاب کو مضبوطی سے پکڑ لے (۳) درگذر اختیار کر اور پسندیدہ باتوں کا حکم کر اور جاہلوں سے منھ پھیر لے (۴) کھاؤ اور پیو اور بے جا خرچ نہ کرو (۵) تو اس [جنت میں] سے تم دونوں [آدم وحوا] جہاں کہیں چاہو بافراغت کھاؤ (۶) [لوگو] ابراہیم کے کھڑے رہنے [عبادت کرنے] کی جگہ کو تم بھی نماز کی جگہ بنالو (۷) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو [اے ایمان والو] میرے دشمن کو اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ (۸) پس علم والوں سے پوچھ لیا کرو، اگر تم نہیں جانتے (۹) پھر اس روز نعمتوں کی بابت تم ضرور پوچھے جاؤ گے (۱۰) اور وہ اپنے آپ پر [دوسرے حاجتمندوں کو] مقدم رکھتے ہیں، اگرچہ خود انھیں حاجت ہو (۱۱) تم جس کسی کو نوکر رکھو بیشک ان میں بہترین وہ ہے جو طاقتور اور امانت دار ہو [بے شک بہترین نوکر وہ ہے جو طاقتور اور امانت دار ہو] (۱۲) کیا تم نے اس [آگ] کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم [اس کے] پیدا کرنے والے ہیں؟ (۱۳) جب تمھارے بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو انھیں چاہیے کہ [گھر میں داخل ہوتے وقت] وہ اسی طرح اجازت مانگ لیا کریں جس طرح اُن سے پیشتر

کے لوگ اجازت طلب کیا کرتے رہے (۱۴) اس نے [پیغمبر کی بی بی نے] کہا آپ کو اس کی خبر کس نے دی ؟ فرمایا مجھے بڑے علم والے اور بڑے باخبر [خدا] نے خبر دی ۔

اردو سے عربی

(۱) یاحامدُ! هل تَألِفُ السِّجارةَ ؟	انا کنتُ اٰلِفُها، لکن ترکتُها مُنذُ منعَنِي الدُّکتورُ
(۲) أَحسَنتَ! السِّجارةُ تضُرُّ الرِّئةَ والعينَ	نعم یا سیّدی! لهٰذا لا أشربُ السِّجارةَ
(۳) هَلِ استأجرتَ هٰذِهِ الدّارَ ؟	نعم! إستأجرتُ هذه الدّارَ
(۴) هل استأجرت هذا الرجلَ	لا! ما استأجرتُه
(۵) یا اختی! مُرِي بِنتَكِ اَن تقرأَ کتابَها أمامي	فاطمةُ! خُذِي الکتابَ واقرَئِي أمامَ خالِكِ
(۶) یا اولادُ! خُذُوا کُتُبَکُم واقرَءُوا	نعم یا سیّدَنا! الآن نأخُذُ کُتُبَنا
(۷) یاسیّدَةُ! مُرِي اولادَكِ و بناتِكِ بالصلوٰة	نعم یا اخی! لَاٰمُرَنَّهُم بالصلوٰة
(۸) سَلُوا هذا الولدَ ما اسمُكَ ومِن أینَ انت ؟	إخوانی! اسمِي سَلِیمٌ، وأنا مِن لاهور
(۹) یابنتُ! خُذِي تلك السَّلّةَ وکُلِي منها ما تُحِبّینَ	أشکُرُكَ یا عمّی

(۱۰) هَلِ اتَّخَذُوْا هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا ؟	نعم هُمُ اتَّخَذُوْا هٰذَا الْبَيْتَ مَسْجِدًا
(۱۱) فَاتَّخِذُوْا بَيْتَكُمْ مَدْرَسَةً	طَيِّبٌ ! نَتَّخِذُ بَيْتَنَا مَدْرَسَةً

مشق نمبر ۲۹ عربی سے اُردو

(۱) حامد ! گھنٹی بجا دو، مدرسہ کا وقت قریب ہو چکا ہے۔	میرے اُستاد ! آپ کے آنے سے پیشتر گھنٹی بجائی جا چکی ہے۔
(۲) کس نے گھنٹی بجائی ؟	جناب ! میں نے بجائی۔
(۳) وقت سے پہلے کیسے بجائی ؟	جناب ! گھڑی پیچھے ہے [یا سُست ہے]
(۴) کرسی کا پاؤں ہل رہا ہے، بڑھئی کو کہہ دو کہ کیل ٹھوک دے۔	اس کا خیال ہے کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔
(۵) دروازہ کون کھٹ کھٹا رہا ہے ؟	شاید خادمہ دروازہ کھٹ کھٹا رہی ہے۔
(۶) اے خادمہ دوا کو اچھی طرح کوٹ لے	میرے آقا ! دیکھ لیجیے دوا تو آٹے کی طرح خوب کوٹ لی گئی ہے۔
(۷) لڑکو ! کہاں بھاگے جا رہے ہو ؟	ہم مدرسہ کو بھاگے جا رہے ہیں۔
(۸) [اچھا] تو بھاگو اور دیر نہ کرو۔	یہی تو ہمارا مقصد ہے۔
(۹) اے خلیل ! اس کتاب کے اوراق گن ڈالو کتنے ہیں ؟	میں نے اسے گن لیا ہے وہ تو پچاس ورق ہیں۔
(۱۰) خلیل ! تمھیں مدرسہ جانا اچھا لگتا ہے	واللہ ! مجھے تو سیکھنے کے وقت سیکھنا

یا کھیل کے میدان میں جانا ؟	اور کھیلنے کے وقت کھیلنا پسند ہے۔
(۱۱) تمہارے بھائی کو پڑھنا پسند ہے یا کھیلنا ؟	جناب ! اسے پڑھنے کی نسبت کھیلنا زیادہ پسند ہے۔
(۱۲) میں سمجھتا ہوں کہ تم امتحان میں کامیاب ہوگئے ہو	اللہ کا شکر ! میں کامیاب ہوگیا اور میں نے تو پہلے سے تیاری کر لی تھی۔
(۱۳) سچ کہا جس نے کہا "جو کوشش کرے وہ [مقصد کو] پالے"۔	اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "انسان کے لیے کچھ نہیں مگر وہی جو اس نے کوشش کی"۔
(۱۴) لیکن میں پوچھتا ہوں کیا تم نے بڑے امتحان کی [یعنی] آخرت کے امتحان کی [بھی] تیاری کی ہے ؟	الحمد للہ ! اس کی [بھی] تیاری کر رہا ہوں اور میں اپنے پروردگار سے اس امتحان میں کامیاب ہونے کی بھی امید رکھتا ہوں۔
(۱۵) خلیل ! واللہ تمہاری بات نے مجھے خوش کر دیا۔	جناب ! میں بھی آپ کی ملاقات سے مسرور ہوگیا۔
(۱۶) سلیم ! کیا میں تمہیں ایسا کام بتاؤں جو تمہیں دنیا و آخرت میں باعزت کر دے۔	براہِ کرم آپ مجھے وہ بتا دیجیے تاکہ آپ بھی اجر پائیں، کیونکہ بھلائی کی بات بتلانے والا ایسا ہی ہے جیسا اس کا کرنے والا۔
(۱۷) اللہ کا اور اس کے رسول کا فرماں بردار اور اپنے ماں باپ کا خدمت گذار اور اللہ کی مخلوق کا خیر خواہ ہو جا [تو] اللہ کے پاس اور لوگوں کے پاس	واللہ اے چچا ! آپ نے ایک ایسا عمل بتلادیا جو تمام بھلائیوں کا جامع ہے پس آپ کو اللہ تعالیٰ بہترین جزا عطا فرمائے۔

[نظر میں] عزت دار بن جائے گا ۔	
(۱۸) لیلیٰ! کیا تجھے ان دنوں میں [یعنی] سردی اور ٹھنڈ کے دنوں میں سردی محسوس نہیں ہوتی ؟	حضرت! آپ نے کس طرح سمجھا کہ میں نے سردی محسوس نہیں کی ؟
(۱۹) میں تجھے گرمی کے لباس میں ملبوس دیکھ رہا ہوں ۔	حضرت! مجھے اُون کا لباس شاق گذرتا ہے ۔
(۲۰) کوئی مضائقہ نہیں! سردی کے موسم میں اون کا لباس پہنا کر تاکہ تجھے تپ اور زکام نہ چھولے [نہ ہو جائے]	بہت خوب جناب! آپ کی پاکیزہ عنایات سے میں ممنون اور مسرور رہوں ۔
(۲۱) کبھی کسی باغ پر تیرا گزر ہوتا ہے اور اس کے درختوں کو دیکھتی ہے اور اس کے پھولوں کی خوشبو لیتی ہے ؟	ہاں! میں جمعہ کے روز باغ میں گئی تھی تو ایک خوبصورت درخت کو میں نے دیکھا پس اس کی شاخوں کو میں نے ہلایا اور اس کے پھولوں کی خوشبو لی ۔
(۲۲) ڈالیوں کو مت ہلایا کر اور نہ پھلوں کا لالچ رکھ ۔ کیونکہ لالچ تجھے ذلیل کر دے گا ۔	میرے استاد! آپ نے سچ فرمایا ۔ میری اماں جان کہا کرتی تھیں جس نے قناعت کی وہ عزیز ہوا اور جس نے لالچ کیا وہ ذلیل ہوا ۔
(۲۳) بھائیو! کیا تم نہیں جانتے ہو مصر والے ایک زمانے سے آزاد ہو چکے ہیں ،	ہندوستانی اپنے آپ کو کم طاقت اور کم درجہ سمجھتے تھے ۔ مگر آج [اب] کچھ بیدار

تو ہندوستان والے کیوں نہیں آزاد ہوتے ؟

ہو گئے ہیں۔ اس لیے آج ان سے وہ توقع کی جا سکتی ہے جو کل نہیں کی جاتی تھی۔

(۲۴) اب تو انگلستان کے بہت سے لیڈروں نے اعتراف کر لیا ہے کہ فتح پانے میں ہندوستان اپنی قیمتی امداد کی وجہ سے آزادی کا مستحق ہو گیا ہے۔

بے شک! اگر ہندوستان کے آدمی [سپاہی] نہ ہوتے اور ہندوستان کا اسباب نہ ہوتا تو انگلستان کے لیے افریقہ میں، اٹلی میں اور ہند کے مشرق میں فتح کا دروازہ نہ کھلتا، [بلکہ] یورپ میں بھی نہ کھلتا۔

(۲۵) اسی طرح اسلامی ممالک میں سے ہر ایک نے فتح پانے میں برطانیہ کی امداد کے لیے ہاتھ بڑھایا ہے۔

تم نے بالکل سچ کہا، پس برطانیہ کو لازم ہے کہ جن لوگوں نے کٹھن وقت میں اس کا ہاتھ بٹایا ان کو خوش کر دے۔ کیونکہ جو شخص احسان کر کے دوستوں کے دلوں پر قبضہ نہ کرے اسے دشمنوں پر فتح پانے سے مغرور نہ ہونا چاہیے [فتح کے فریب میں نہ آنا چاہیے]

(۲۶) عقلائے برطانیہ سے ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتح کے فریب میں نہ آئیں گے اور ہندوستان کو اس کا حق دینے میں پس و پیش نہ کریں گے۔

جناب! میرا بھی ایسا ہی خیال ہے باوجود اس کے ہمیں ان کے وعدے کے دھوکے میں نہ رہنا چاہیے۔ کیونکہ آزادی بخشی نہیں جاتی بلکہ قوت اور قابلیت کے ذریعے لی جاتی

	ہے [حاصل کی جاتی ہے]۔

من القرآن

(۱) ہم تمھیں بہترین قصہ سُناتے ہیں (۲) بیٹا! اپنے خواب کا قصہ اپنے بھائیوں کو نہ سُنانا (۳) بے شک ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے، تو ہے کوئی نصیحت لینے والا؟ [جو قرآن سے نصیحت لے] (۴) اور انہوں نے [یہود نے] کہا ہمیں [دوزخ کی] آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر صرف چند روز (۵) اگر تجھے اللہ کسی ضرر سے چھولے [ضرر پہنچادے] تو اس کا کھولنے والا [دفع کرنے والا] کوئی نہیں، بجز اُس کے اور اگر وہ تجھے بھلائی کے ساتھ چھولے [بھلائی پہنچادے] تو وہ تو ہر چیز پر قادر ہے (۶) [اے پیغمبر] ایمان والوں کو کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ (۷) [اے پیغمبر] ایمان والی عورتوں کو کہہ دو کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں (۸) [اے پیغمبر] کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا (۹) تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو، بے شک وہ [اللہ] دل والی چیزوں [باتوں] کو جانتا ہے (۱۰) اور اس [ابراہیم] سے اس کی قوم نے حجّت [مباحثہ] کیا، اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں حجّت کرتے ہو؟ (۱۱) [اے پیغمبر] کہہ دو موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تم سے ملاقات کرنے والی ہے، پھر تم پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے [اللہ] کی طرف لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمھیں ان اعمال کی خبر دے گا جو تم کیا کرتے تھے (۱۲) [اے مریم] کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلا، وہ تجھ پر تازہ کھجور گرا دے گا (۱۳) [اے اللہ] تو عزت دیتا ہے جس کو چاہتا

ہے اور ذلیل کرتا ہے جس کو چاہتا ہے (۱۴) [اے پیغمبر] یہ وہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے، تم اُن سے کہہ دو مجھ پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان مت رکھو، بلکہ اللہ کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمھیں ایمان کا راستہ بتلا دیا (۱۵) اور [اے مسلمانو!] تم سے جہاں تک ہو سکے ان کے [مقابلے کے] لیے قوت اور گھوڑے تیار کر رکھو، اس سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں پر اور ان کے علاوہ دوسروں پر جنھیں تم نہیں جانتے، اللہ ان کو جانتا ہے، خوف طاری کر سکو گے (۱۶) اے ایمان والو! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ جب تمھیں کہا گیا اللہ کی راہ میں چل پڑو تو تم بوجھل ہو [کر بیٹھ] گئے۔ کیا تم نے آخرت کے مقابلے میں [دنیا کی] ناچیز زندگی کو پسند کر لیا ہے؟

اُردو سے عربی

(۱) مَتٰى دُقَّ جَرَسُ الْمَدْرَسَةِ؟	اَلْآنَ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ نِصْفِ سَاعَةٍ۔
(۲) مَنْ دَقَّهٗ؟	لَعَلَّ الحَامِدَ دَقَّهٗ۔
(۳) دُقِّ الْمِسْمَارَ فِی قَائِمَةِ الطَّاوِلَة	أَظُنُّ يَا سَيِّدِى أَنَّهَا تَنْشَقُّ۔
(۴) اُنْظُرْ مَنْ يَدُقُّ البَابَ؟	لَعَلَّ الحَامِدَ يَدُقُّ البَابَ۔
(۵) دُقِّ هٰذَا جَيِّدًا يَا وَلَدُ	نَعَمْ يَا سَيِّدِى اَدُقُّهٗ الْآن۔
(۶) اِلٰى اَيْنَ تَفِرِّرْنَ يَا بَنَاتُ؟	دَعْنَا يَا سَيِّدَنَا، نَحْنُ نَفِرُّ اِلَى الْمَدْرَسَة
(۷) مَا دُقَّ الْجَرَسُ اِلَى الْآن	يَا سَيِّدَنَا! قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ۔
(۸) فَافْرِرْنَ وَلَا تَتَاَخَّرْنَ	هٰذَا هُوَ مَطْلُوبُنَا۔

سوال	جواب
(۹) اَلَمْ يَسُرَّكَ مَكْتُوبُ اَبِيكَ ؟	بَلٰى وَاللهِ لَقَدْ سُرِرْتُ جِدًّا بِمَكْتُوبِ وَالِدِي۔
(۱۰) هَلْ تَدُلُّنِي مِنْ فَضْلِكَ عَلٰى كِتَابٍ يَسْهُلُ لِي بِهٖ فَهْمُ الْعَرَبِيِّ	نعم! لَاَدُلَّنَّكَ عَلٰى كِتَابٍ يُمِدُّكَ عَلٰى فَهْمِ الْعَرَبِيِّ۔
(۱۱) اَلَا تُحِسُّ بِالْبَرْدِ يَا رَشِيدُ ؟	يَا سَيِّدِي! اَنَا اُحِسُّ بِالْبَرْدِ
(۱۲) كيف شَقَقْتَ قميصَكَ يا حميدُ ؟	ما شَقَقْتُهُ يا سيّدي! بَلْ شَقَّهُ ذٰلك الولدُ الشِّرِّيْرُ۔
(۱۳) هَلْ يَقُصُّ عليكم اُسْتَاذُكُمُ الْقَصَصَ التَّارِيخِيَّةَ ؟	نعم! هو يَقُصُّ علينا كُلَّ يَوْمٍ قِصَّةً تَارِيخِيَّةً۔

مشق نمبر ۳۰

سوال	جواب
(۱) احمد! تو نے انگوٹھی تول لی ؟	نہیں جناب! بلکہ آج تول لوں گا۔
(۲) اسے ابھی اس ترازو میں تول لے۔	میں نہیں جانتا کیسے تولا جاتا ہے۔ مجھے چھوڑ دیں مکان میں تول لوں گا [مجھے مکان میں تول لینے دیں]
(۳) ایک پلڑے میں انگوٹھی رکھ اور دوسرے پلڑے میں وزن رکھ۔	اچھا تو اسی طرح کرتا ہوں۔
(۴) انگوٹھی کا وزن کیا ہے ؟	اس کا وزن صرف دو مثقال ہے۔
(۵) احمد سن لو! جب تم کسی کے لیے کوئی	آپ نے بہت خوب فرمایا جناب! میں

چیز تولو وزن میں کمی نہ کیا کرو ۔	نے [بھی] قرآن میں پڑھا ہے سیدھی ڈنڈی کے ساتھ تولا کرو [بالکل صحیح تولا کرو]
(۶) چچا! کیا آپ مجھے اپنی یہ کتاب عطا فرمائیں گے؟ کیونکہ مجھے وہ ایک مفید کتاب معلوم ہوتی ہے۔	میں تمھیں اپنی یہ کتاب دے دوں گا، اگر تم ہمارے ہاں ایک مہینہ ٹھہر جاؤ، تاکہ میں تمھیں اس کے مطالب سمجھا دوں۔
(۷) ہاں چچا! میں آپ کے پاس ٹھہروں گا۔	تو میرے بیٹے یہ کتاب لو اور پڑھو۔
(۸) کیا اس کتاب کا سمجھنا میرے لیے آسان ہوگا؟	کوشش کرو اور اللہ پر اعتماد کرو اور اسی پر سونپ دو۔
(۹) میرے دوست! مجھے کیا ہوا ہے؟ [کیا وجہ ہے] کہ میں نے تمھیں ایک مدت سے نہ دیکھا کئی بار تمھیں تلاش کیا اور تمھیں نہ پایا۔	اے خلیل! میں مصر اور یورپ کے سفر کو چلا گیا تھا۔
(۱۰) خوش آمدید! میرے دوست تم یہاں کب آئے؟	میں تو کل ہی بمبئی پہنچا ہوں۔
(۱۱) تم نے جو عجائب [و غرائب] دیکھے ہیں کیا مجھ سے وہ بیان کرو گے؟	میں [اس وقت] کیسے بیان کروں، اور تم تو دکان جا رہے ہو۔
(۱۲) کیا تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو کہ مغرب کے بعد سفر کے حالات سناؤ گے؟	آج تو میں تم سے وعدہ نہیں کرتا کیونکہ آج میں مصروف ہوں۔

تو میں تمہارے پاس آجاؤں۔	
(۱۳) تو کیا میں نہ سمجھوں کہ تم ٹال رہے ہو؟	میرے بھائی! تم مایوس نہ ہو، کل میں ان شاء اللہ ضرور تمہیں [سفر کے] عجیب [وغریب] حالات سناؤں گا۔
(۱۴) کیا تمہیں مصر اور لندن سے کوئی خط نہیں پہنچا؟	مجھے تمہاری طرف سے کوئی خط نہیں ملا نہ مصر سے نہ لندن سے۔
(۱۵) خالد! کیا تم ہر روز صبح سویرے جاگ جاتے ہو؟	مجھے میسّر نہیں ہوتا کہ صبح سویرے جاگ جاؤں [مجھے صبح سویرے جاگنا میسّر نہیں ہوتا]
(۱۶) تو آج تمہیں کس نے جگایا؟	آج میری ماں نے جگایا تو میں جاگ گیا۔
(۱۷) مجھے چھوڑ دو [اجازت دو] میں تمہیں نماز کے وقت بیدار کر دیا کروں۔	یہ تمہاری مہربانی ہے، اگر تم مجھے بیدار کر دو گے تو تم ضرور مشکور ہو گے اور میں ضرور ممنون ہوں گا۔
(۱۸) تم پر احسان نہیں کر رہا ہوں، بلکہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اچھے کام میں اپنے بھائی کی مدد کرے۔	اللہ تمہاری نیکیاں زیادہ کرے! واللہ آج میں نے تمہیں پہچانا کہ تم سچے مسلمان ہو۔
(۱۹) اللہ تمہارا گمان سچ کر دکھائے اور مجھے اور تمہیں سچے مسلمانوں میں سے بنا لے۔	آمین! آمین! [ایسا ہی کر ایسا ہی کر] اے مالک تمام جہانوں کے۔

من القرآن

(۱) اللہ بے نیاز ہے، نہ اُس نے کسی کو جَنا نہ اُس کو کسی نے جَنا [نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے نہ وہ کسی کا بیٹا] (۲) کوئی بوجھ اٹھانے والی [جان] دوسری [جان] کا بوجھ نہیں اٹھائے گی [قیامت کے دن کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتے گا] (۳) ان کی ایذا رسانی چھوڑ دو [اس کی پرواہ نہ کرو] اور اللہ پر سونپ دو (۴) [زکریا علیہ السلام نے کہا] اے میرے رب! مجھے ایک وارث [لڑکا] عطا کر جو میرا وارث ہو اور یعقوبؑ کے خاندان کا وارث ہو (۵) نوحؑ نے کہا، اے میرے مالک! زمین پر کافروں میں سے ایک گھر والے کو بھی [زندہ] مت چھوڑ۔ اگر تو ان کو زندہ چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو بہکائیں گے اور بدکار ناشکرے کے سوا [اور کچھ] نہ جنیں گے [ان سے جو اولاد ہوگی وہ بھی بدکار اور سخت کافر ہوگی] (۶) اور ظاہری گناہ بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ بھی (۷) تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہونا، اللہ کی رحمت سے کافر قوم کے سوا کوئی بھی ناامید نہیں ہوتا (۸) بودے نہ بنو اور غم نہ کرو، اور تم ہی سب سے بلند [سب پر فوقیت رکھنے والے] رہوگے بشرطیکہ تم ایمان والے ہو۔

خالی جگہ کو پُر کرو

(۱) هَبْ لِيْ	(۲) سَلْ	(۳) زِنْ	(۴) زِنِيْ
(۵) لَا تَتَّخِذْ	(۶) مُرِيْ	(۷) سَامُرُ	(۸) هَلْ اَدُلُّكَ
(۹) دُلِّيْ	(۱۰) ضَعُوْا	(۱۱) الیٰ این ذاهبون انتم	
(۱۲) لَا تَهُزُّوْا	(۱۳) عُدِّيْ	(۱۴) هَلْ يَسُرُّهُ	(۱۵) يَسُرُّهُ

(۱۶) هَلْ تُحِبُّ (۱۷) أُحِبُّ (۱۸) ثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ

(۱۹) وَكُلًا (۲۰) مَاشِئْتُمَا

اُردو سے عربی

(۱) هَلْ تَهَبُنِيْ يَا اَبَتِ سَاعَةً يَوْمَ الْعِيْدِ ؟	لَاَهَبَنَّ لَكَ يَا بُنَيَّ سَاعَةً مِنَ الْفِضَّةِ
(۲) كيف تجدُ هذا الكتاب ياسيّدى ؟	نَجِدُهُ كتابا نافعا
(۳) هل يوجَدُ هذا الكتابُ فى المكاتبِ ؟	لا ! لا يوجد هذا الكتاب فى هذهِ الايّام فى المكاتب
(۴) يا اُخْتِيْ ! هَلْ وَزَنْتِ سِوَارَكِ	نعم ! وزنْتُ سِوارى فوَجَدْتُهُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا
(۵) زِنِي الْاٰنَ اَمَامِيْ ثَانِيًا[۱]	حَسَنٌ ! اَزِنُهُ اَمَامَكِ
(۶) هَلْ وَصَلَكُمْ كِتَابِيْ [مَكْتُوبِى] ؟	لا ! ما وَصَلَنِيْ كِتَابُكَ
(۷) اَتَقِفُوْنَ عندنا فى بمبائى ؟	نعم ! نَقِفُ عِنْدَكُمْ شَهْرًا
(۸) انا كُنتُ لَبِثْتُ عندكم فى دهلى	هٰذا مِن فَضْلِكَ
(۹) اَتَصِفُ لَنَا احوالَ سَفَرِكَ يَا سَيِّدَنَا ؟	نعم ! اَصِفُ لكم احوالَ سفرى بالسّرور
(۱۰) اَيْنَ اَضَعُ كتابى ؟	ضَعْ كتابَكَ على الطّاولة
(۱۱) دَعْنِى اَضَعْهُ فِي الصُّنْدُوْق	لا بَأسَ اضع كتابك فى الصّندوق

[۱] دوسری بار

(۱۲) مَتٰی تَسْتَیْقِظُ صَبَاحًا ؟	نَحْنُ نَسْتَیْقِظُ صباحًا عِنْدَ [وَقْتَ] صلوٰۃِ الفجرِ
(۱۳) مَنْ اَیْقَظَكَ الْیَوْمَ ؟	اَلْیَوْمَ مَا یَتَقَّظْتُ فَاَیْقَظَنِی وَالِدِی۔

مشق نمبر ۳۱ عربی سے اُردو

(۱) تو یہاں کب آیا ؟ (۲) میں دو گھنٹے سے آیا ہوں (۳) اپنے بھائی کو لا، کیونکہ میں اس کو دیکھنے کا مشتاق ہوں (۴) ہم اسے کل لائے تھے اور [مگر] آپ کو ہم نے نہیں پایا (۵) احمد! کیا تو نے یہ کتاب دیکھی ؟ (۶) نہیں میں نے نہیں دیکھی، آج دیکھوں گا (۷) دیکھ اور پڑھ اور کل مجھے واپس کر دے (۸) کیا تو نے اپنا سفید گھوڑا بیچ ڈالا (۹) میں نے نہیں بیچا اور ہرگز نہیں بیچوں گا (۱۰) کیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے حق بات کہوں ؟ (۱۱) کیا میں نے تجھے نہیں کہا کہ تو عن قریب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا ؟ (۱۲) تیرا سوال دُہراتا کہ میں سمجھوں جو تو کہتا ہے (۱۳) کوٹانے میں [دُہرانے میں] فائدہ ہے (۱۴) آپ نے ہمیں بڑا فائدہ پہنچایا [آپ نے بڑی معلومات دی] (۱۵) جس نے تگ و دو [دوڑ دھوپ] کی اُس نے حاصل کر لیا (۱۶) جس نے استخارہ کیا وہ شرمندہ نہیں ہوا [وہ شرمندہ نہیں ہوتا ہے] (۱۷) یہ ایک آلہ ہے جس سے حرارت کے درجے شمار کیے جاتے ہیں اور اسے مقیاس الحرارۃ [گرمی ناپنے کا آلہ] کہتے ہیں (۱۸) شروع رات میں سو جا اور شروع صبح میں بیدار ہو جا۔

(۱۹) عصر کے بعد مت سو (۲۰) میرا ارادہ ہے کہ تمھارے اس شہر میں ایک سال کے قریب قیام کروں (۲۱) یہ شخص اخبار کا ایڈیٹر ہے (۲۲) میرے بھائیو! اگر تم چاہتے ہو کہ ملک میں تمھارا غلبہ [تمھاری حکومت] ہو تو متحد ہو جاؤ اور تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرو، اللہ تعالیٰ ضرور ہی تمھیں زمین میں خلیفہ [حاکم] بنا دے گا۔

باپ کی نصیحت اپنے لڑکے کو

(۲۳) اے شریف لڑکے! اللہ پر ایمان لا، اور ثابت قدم رہ اور تمام حالات میں اس کی اطاعت کر اور اس کی راہ میں جو کچھ تجھ پر مصیبت آجائے اس پر صبر کر اور اس سے مدد مانگا کر اچھے کاموں میں، اور اس کی پناہ لیا کر بُرے کاموں سے، اور قول اور عمل میں [بات اور کام میں] سچا رہ، اور اپنی زبان کی حفاظت کر، اگر تو اس کو بچائے گا تو وہ تجھے بچائے گی اور اگر تو اس سے خیانت کرے گا [اس کا بے جا استعمال کرے گا] تو وہ تجھ سے خیانت کرے گی [تیرے نقصان کا باعث ہو جائیگی] اور ہمیشہ نفع بخش علوم کی طرف مائل رہ اور جہالت اور سُستی سے بیزار رہ تاکہ تو اپنی تمناؤں میں کامیاب ہو جائے اور بلندی [بلند درجوں] کو پالے، اللہ تعالیٰ اپنی فرماں برداری اور اپنے بندوں کی خدمت کے لیے تیری عمر دراز کرے۔

میں نے تجھے نصیحت کر دی [میں نے تیری بھلائی کی باتیں سُنا دیں] بشرطیکہ میری نصیحت قبول کرلے۔ اور جو چیزیں بیچی جاتی ہیں اور بخشی جاتی ہیں اُن میں بہترین چیز نصیحت ہے۔

من القرآن

(۱) اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو (۲) ہم نے کہا اے آگ ابراہیمؑ پر سرد اور سلامتی ہو جا (۳) ان عورتوں نے کہا حاشا للہ [خدا کی قسم] یہ تو کوئی بشر نہیں ہے (۴) اس نے کہا، کیا میں نے تجھے نہیں کہہ دیا کہ تو میرے ساتھ کبھی بھی صبر نہیں کر سکے گا [ضبط نہیں کر سکے گا] (۵) اور جب انھیں کہا گیا [کہا جاتا ہے] زمین میں [ملک میں] فساد مت پھیلاؤ، انھوں نے کہا [وہ کہتے ہیں] ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں (۶) انھوں نے کہا ہم نے ایک جوان کو سُنا جو اُنؒ کا ذکر کرتا تھا، اسے ابراہیم کہا جاتا ہے [اس کا نام ابراہیم ہے] (۷) اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں انھیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھ سکتے (۸) اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور وہ تمھارے ساتھ سختی کرنا نہیں چاہتا ہے (۹) بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا (۱۰) تم بھلائی ہرگز نہیں حاصل کر سکتے یہاں تک کہ اس [مال و دولت] میں سے [کچھ] خرچ کرو [اللہ کی راہ میں دو] جس سے تم محبت رکھتے ہو (۱۱) نماز کو قائم رکھو [پابندی سے پڑھو] اور مشرکین میں شامل نہ ہو جاؤ (۱۲) اللہ کی فرماں برداری کرو اور رسولؐ کی اور ان لوگوں کی جو تم ہی میں سے صاحبِ حکومت ہوں فرماں برداری کرو (۱۳) اے ایمان والو! صبر [روزہ] اور نماز کی مدد لیا کرو [یعنی جب کوئی مصیبت آئے تو روزہ اور نماز کے ذریعے اسے دفع کرنے کی کوشش کرو] (۱۴) [اے اللہ] ہم تجھ ہی کو پُوجتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں (۱۵) مت ڈر!

ؒ ان بتوں کا۔

تو ہی سب سے برتر ہو گا (۱۶) بے شک جن لوگوں نے [سچائی کے ساتھ] کہہ دیا "ہمارا رب اللہ ہی ہے" پھر اس پر ثابت قدم رہے تو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ آزردہ خاطر ہوں گے ٭

اردو سے عربی

(۱) إِنْ تَجْلُ تَنَلْ (۲) هو يبيعُ كتابه (۳) تلك الابنةُ تُدَوِّرُ الْكُرَةَ (۴) أُرِيدُ أنْ تقولَ لِيَ الحقَّ (۵) أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّهُ لَنْ يَجِيءَ اليَوْمَ (۶) هو أَعادَ سُؤَالَهُ لِأَفْهَمَ مَا يقولُ (۷) نَحْنُ نَخافُ اللهَ وَلَا نَخافُ غيرَ اللهِ (۸) المسلمُ لا يَخافُ الموتَ (۹) اذا قيل له لا تُفْسِدُ قالَ إِنَّما انا مُصْلِحٌ (۱۰) نُرِيدُ بِهِمُ الْيُسْرَ وهُمْ يريدون بِنَا العُسْرَ (۱۱) أَجَاءَكَ أَخِي ؟ [يا أَكَانَ جَاءَكَ اخي ؟] (۱۲) لا ! ما جاءني اخوكَ (۱۳) صُونُوا عِرْضَكُمْ وَلَوْ [يا وَإِنْ] ضَاعَ مالُكُمْ (۱۴) لا تَبِعْ بَقَرَتَكَ هٰذِهِ، لِأَنَّ لَبَنَهَا يُفِيدُكَ (۱۵) يا أَخَوَاتِي ! إِنْ تُرِدْنَ [يا إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ] أَنْ يَكُونَ لِأَوْلَادِكُمْ سَلْطَنَةٌ على الوطن فَأَطِعْنَ اللهَ وَرَسولَهُ (۱۶) يَا أَيَّتُهَا المُؤْمِنَتُ ! إِسْتَعِنَّ بِالصَّبْرِ والصَّلٰوةِ عند المصيبة (۱۷) يا أَيَّتُهَا البنتُ المسلمةُ ! لِمَ تَقُولِينَ مَا لا تفعلينَ (۱۸) لا تُطِيعُوا الجاهلينَ (۱۹) إِسْتَصْوِبْنَا العُلَمَاءَ في هذه المسئلة ٭

خالی جگہ کو پُر کرو

(۱) بِتْنَا (۲) لَا أَقُولُ (۳) مِنْ أَيْنَ تَشِيعُ

(۴) فَاسْتَخْرَجَ (۵) جَآءَنِی (۶) قُمْتُ (۷) آعَادَتْ
(۸) بَاعَ (۹) دَوَّرَتْ (۱۰) دُرْتُ

مشق نمبر ۳۲ عربی سے اردو

(۱) رشید نے فضل کے باپ کو [یا ابوالفضل کو] بلایا تو وہ اس کے پاس آیا اور اسے سلام کیا تو اس [رشید] نے اسے ایک انگوٹھی دی جس کے نگینے میں ہیرا تھا (۲) میں نے استاذ کو کھانے کے لیے بلایا [دعوت دی] تو انھوں نے قبول نہ کیا (۳) حامد نے اپنی خدمت سے باپ کو راضی [خوش] کر دیا تو اس نے اس کے لیے دعائے خیر کی (۴) جعفر کی ماں اس سے راضی نہ تھی تو اس نے اسے بد دعا دی (۵) ہاشم نے شیر کی طرف تیر پھینکا تو اسے وہ لگ گیا اور وہ اسی وقت مر گیا (۶) لڑکی! تو کیوں روتی ہے؟ [تجھے کس چیز نے رلایا] (۷) لڑکا مختلف جہات میں پتھر پھینک رہا تھا کہ یکایک ایک پتھر اس کے چھوٹے بھائی کو لگ گیا تو روتا بیٹھا (۸) اس کے پاس کوئی عذر باقی نہیں رہا (۹) تو نے اپنے لیے کیا باقی رکھا؟ (۱۰) اللہ نے مجھے جو مال دیا ہے وہ میرے لیے کافی ہے (۱۱) تمام معاملات اپنی حالت پر [بدستور] رہ گئے ہیں (۱۲) یورپ میں مکانات [آبادیاں] آتشیں بموں سے مٹ گئے [نابود ہو گئے] (۱۳) ہم نے اس سے در گذر کیا [ہم نے اسے معاف کر دیا] (۱۴) اس سے در گذر کیا جائے [اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے] (۱۵) ہمارے پاس تیرا بھائی آیا تو ہم نے ایک کتاب اور ایک قلم دان دیا (۱۶) وہ باغات

نہر کے پانی سے سیراب کیے جاتے ہیں (۱۷) کیا تو جانتا ہے اس مہینے کے کتنے دن گذر چکے ہیں ؟ (۱۸) جناب ! میں [ٹھیک] نہیں جانتا لیکن میرا خیال ہے کہ آج دسویں تاریخ ہے (۱۹) آج مجھے امیر کی طرف [امیر کے ہاں] بلایا گیا ہے (۲۰) اس لڑکی کا نام زینب رکھا گیا (۲۱) ہندوستان میں سب سے اچھی مسجد وہ جامع مسجد ہے جو دہلی میں شہنشاہ شاہجہاں کے حکم سے بنائی گئی ہے، اور دنیا کے عجائبات میں سے وہ عمارت ہے جو آگرے میں "تاج محل" کے نام سے نامزد ہے، جسے شہنشاہ موصوف نے تعمیر کروایا تھا [اللہ تعالےٰ اس پر رحم فرمائے] (۲۲) ہمارے درمیان اس زبردست [خدا] نے جو تقسیم کر دی ہے ہم اس پر راضی ہو گئے ہیں [یعنی ہمارے لیے علم اور جاہلوں کے لیے مال [مخصوص کر دیا] کیونکہ مال تو عنقریب ہی فنا ہو جائے گا اور علم ہمیشہ باقی رہے گا۔

من القرآن

(۱) اور ان کے رب نے انھیں پاکیزہ شراب [شربت] پلا دیا [یا پلائے گا قیامت کے روز] (۲) اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہ [مرتبہ] اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا رہا [اور اس کے احکام بجا لایا] (۳) اللہ کے بندوں میں صرف علم والے ہی اس کا خوف رکھتے ہیں (۴) ہم ان کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا [کافروں کے دلوں میں] رعب [اور تمھاری دھاک] ڈال دیں گے (۵) اور وہ [منافقین] جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیاطین [بھائیوں] سے تنہائی میں جمع ہوتے ہیں تو انھیں کہتے ہیں ہم تو تمھارے ساتھ ہیں، ہم تو

[مسلمانوں کو] بناتے ہیں [مذاق کرتے ہیں] (۶) کوئی جان [کوئی شخص] نہیں جانتی کہ وہ کس زمین میں مرے گی (۷) [اے پیغمبر] عن قریب تمھیں تمھارا رب [اپنی نعمتیں] عطا کرے گا تو تم خوش ہو جاؤ گے (۸) تو اللہ تمھیں ان کے [مقابلے کے لیے کافی ہوگا [یا اللہ تمھیں ان کے شر سے بچائے گا] اور وہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے (۹) اور [اے پیغمبر] تمھارے رب نے حکم سُنا دیا ہے کہ پُوجا [کسی کی] نہ کرو مگر اسی کی (۱۰) اور جس کو دانائی دی گئی تو بے شک اسے بہت سی بھلائی دے دی گئی [اسے بہت کچھ خیر و برکت حاصل ہو گئی] (۱۱) جن لوگوں نے [دنیا کی] ناچیز زندگی آخرت [کی اعلیٰ زندگی] کے بدلے خرید لی ہے تو ان کے دُکھ میں [کبھی بھی] تخفیف نہیں کی جائے گی (۱۲) اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں خرید لی ہیں اس طور پر کہ ان کے لیے جنت کو مخصوص کر دیا، [یعنی جنت کے عوض میں] ۔

اردو سے عربی

(۱) دَعَوْتُ الرشیدَ فَاَتانی وسلّم علیّ فاعطیتُه کتابًا (۲) نحن دَعَوْنا ہم فجاءَ نا الی الطعام فَاَجَابُوا دَعْوَتَنَا (۳) دعا لِیَ الشَّیْخُ (۴) ما کان ابوہ راضیًا عنه فدعا علیه (۵) رَمٰی حامدٌ بُنْدُقَةً الی الذِّئْبِ فَاَصَابَتْهُ ومات (۶) یا ولدُ! لِمَ تبکی؟ مَن [یا مَا] اَبْکَاكَ؟ (۷) سَوفَ لَا یَبْقٰی لِهٰذِهٖ مالٌ (۸) مَا تُبْقِیْ لِاَخِیْكَ؟ (۹) یَکْفِیْنَا ما اَعْطَانا اللهُ مِنَ المالِ (۱۰) سُمِّیَ ابْنُهٗ مَحْمُوْدًا [دیکھو سبق ۱۷-۵] (۱۱) بُنِیَتْ هٰذِہِ المدرسةُ بِاَمْرِ الوزیرِ (۱۲) تُسْقٰی

قَرَّرَ عَنَّا بِمَاءِ الْمَطَرِ ٭

مشق نمبر ۳۳ عربی سے اردو

(۱) آپ پر سلامتی! اللہ تمھاری شام خیر و عافیت سے کرے [تمھاری شام اچھی کرے]	اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں! اللہ تمھاری شام بھی اچھی کرے۔
(۲) امید ہے کہ حامد تم نے چھٹی کے دن خوشگواری اور عافیت میں گذارے ہونگے۔	میرے استاذ! الحمد للہ میں نے تعطیل کے ایام کو وہ شملہ پر نہایت اچھی حالت میں گذارے۔
(۳) کیا تم نے عصر پڑھ لی؟	الحمد للہ میں نے عصر کی نماز پڑھ لی۔
(۴) کیا تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہو؟	جی ہاں! ہمیں ہمارے والد نماز پڑھاتے ہیں۔
(۵) تم اپنے بھائی کو بلا لاؤ!	میں نے اسے بلایا تو اس نے کہا میں تمہارے پیچھے ہی آتا ہوں
(۶) تمھیں یہ کتاب کس نے دی؟	وہ میرے دوست خالد نے مجھے دی ہے
(۷) تو تم نے اس کے عوض میں اسے کیا دیا؟	میں نے اسے کچھ نہیں دیا وہ معاوضہ قبول نہیں کرے گا۔
(۸) تو تمھیں چاہیے اسے اس کی سالگرہ کے دن تحفہ دے دو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں	جی ہاں! میں اسے کوئی چیز تحفہ دینا چاہتا ہوں جسے وہ پسند کرتا ہو اور جس سے وہ خوش ہو جائے۔

تحفہ تحائف بھیجا کرو تو تمھارے آپس میں محبت پیدا ہوگی	
(۹) تم ہمارے ساتھ استاذ سید سعید ہاشمی کے گھر چلتے ہو؟	جی ہاں! میں بڑی خوشی کے ساتھ آپ کے ہمراہ چلوں گا، کیونکہ میں حضرت ہاشمی کی ملاقات کا متمنی ہوں [آرزو رکھتا ہوں]
(۱۰) تو مغرب کی نماز جمعہ مسجد میں پڑھ لو اور نماز کے بعد میرے ہمراہ چلے چلو	بسر و چشم! وہیں نماز پڑھوں گا۔
(۱۱) فؤاد! یہ چتلا گھوڑا کتنے میں خریدا؟	میں نے وہ ایک سو بیس روپے میں خریدا ہے
(۱۲) سستا ہے مہنگا نہیں ہے، مہربانی سے میرے لیے اس گھوڑے جیسا خرید لو۔	اچھا! کل ان شاء اللہ آپ کے لیے خرید لونگا۔
(۱۳) لیکن میرے لیے چتلا نہ خریدنا مجھے مشکی (سیاہ) گھوڑا پسند ہے جس کی پیشانی میں سفیدی ہو	بہت خوب! جناب میں آپ کے لیے [ایسا ہی] خریدوں گا جیسا آپ پسند کرتے ہیں اور جس سے آپ خوش ہو جائیں۔
(۱۴) احمد! تو انگریزی کتنی سیکھے گا اور اس سے تو کیا چاہتا ہے؟	میری آرزو ہے کہ ایک ہوشیار ڈاکٹر بن جاؤں تاکہ بیماروں کی خدمت کروں۔
(۱۵) کیا تو نے [یہ کہاوت] سنا ہے "ہر وہ چیز آدمی جس کی تمنا کرتا ہے پا یا نہیں کرتا۔"	جی ہاں! میں نے سنا تو ہے لیکن میں نا امید نہیں ہوں اور نہ اس [کہاوت] کی پروا کرتا ہوں، میرا ارادہ ہے کہ کوشش

	کرتا رہوں یہاں تک کہ میں جس کی آرزو رکھتا ہوں وہ حاصل کرلوں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اچھے کام کرنے والوں کا اجر [ان کی محنت] ضائع نہیں کرتا۔
(۱۶) بہت خوب [شاباش]! احمد تیری آرزو مبارک ہے، اللہ تیری کوشش کو مشکور [شکریہ اور معاوضہ کے قابل یعنی کامیاب] کرے اور تجھے تیری آرزو کی انتہا تک پہنچا دے۔	آمین! حضرت میرے لیے اپنے مخصوص اوقات میں ہمیشہ دعا کیا کریں، بیشک نیکوں کی دعا مقبول ہوا کرتی ہے۔

من القرآن

(۱) [اے اللہ] ہمیں سیدھی راہ پر چلا (۲) [اے پیغمبر] اپنے پروردگار کے راستے کی جانب دانائی اور اچھی نصیحت کے ذریعے [لوگوں کو] بلاؤ (۳) [لوگو]! اپنے مالک کو گڑگڑاتے ہوئے اور پوشیدہ طور پر پکارا کرو (۴) ان [کافروں] سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرا کرو اگر تم ایمان والے ہو (۵) جو کچھ رسولؐ تم کو دیدیں لے لیا کرو اور جس چیز سے روک دیں اس سے تم رُک جاؤ (۶) اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکی کی طرف مت ڈالو (۷) اللہ کی آیتوں کے عوض تھوڑے سے دام مت لیا کرو [دنیا کی فانی چیزیں لے کر لوگوں کی مرضی کے مطابق آیتوں کے معنی میں توڑ موڑ نہ کیا کرو] (۸) زمین میں اکڑتا ہوا نہ چلا کر (۹) اس [اللہ] نے فرمایا اے موسیٰ! اس [لاٹھی] کو [زمین پر] ڈال دو

پھر جب اس نے اسے ڈال دیا تو ناگہاں وہ تو ایک دوڑتا ہوا سانپ تھا [لاٹھی سانپ بن گئی] (۱۰) اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز کے لیے منادی کی جائے [اذان دی جائے] تو اللہ کی یاد کی طرف دوڑ جایا کرو اور خرید و فروخت [بالکل] چھوڑ دیا کرو (۱۱) تو فیصلہ کر دے جو کچھ تو فیصلہ کرنے والا ہے، تو تو صرف اس [دنیا کی] ناچیز زندگی کا فیصلہ کرے گا [اور کیا کرے گا] (۱۲) اللہ تجھے [ان کے شر سے بچانے کے لیے یا ان کے مقابلے کے لیے] کافی ہوگا اور وہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے (۱۳) کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو [اپنے بندے کی مدد کے لیے] کافی نہیں ہے؟ (۱۴) میں نے سمجھ لیا تھا کہ ضرور میں اپنے [اعمال کے] حساب کے روبرو ہونے والا ہوں (۱۵) اے اطمینان والی جان [اے ایمان والی روح] اپنے مالک کی طرف ایسی حالت میں لوٹ جا کہ تو خوش ہے اور تجھے خوش کر دیا گیا ہے۔

اشعار

اے غیر کو سکھانے والے شخص! وہ تعلیم خود تیری ذات کے لیے کیوں نہیں؟ اپنے نفس سے ابتدا کر اور اسے اس کی سرکشی سے روک دے تو جب وہ [تیرا نفس] اس سے رک جائے گا تو تو [ضرور] عقل مند آدمی ہے [عقلمند ہوگا] پھر اس وقت تو جو کہتا ہے وہ سنا جائے گا اور تیری بات سے ہدایت لی جائے گی اور [جب ہی] وہ [تیری] تعلیم فائدہ بخش ہوگی۔

تنبیہ۔ یہ ابیات ابو الاسود دُؤلی کے ہیں جن کی وفات ۶۵ھ ہجری میں ہوئی ہے۔ یہ بڑے شاعر تھے اور ایک طرح سے حضرت علیؓ کے شاگرد ہیں

علمِ نحو کی تدوین کے لیے حضرت علیؓ نے انھیں چند اشارات دے دیے تھے جنھیں پیش نظر رکھ کر انھوں نے علمِ نحو کی بنا ڈالی۔ یہیں سے علمِ نحو کی ابتدا ہوتی ہے۔

ذیل کے جملے میں افعال کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(۱) اٰمَنُوْا فعل ماضی از باب اَفْعَلَ صیغہ جمع مذکر غائب، قسم مہموز در اصل أَأْمَنُوْا (دیکھو سبق ۲۷) قاعدۂ تخفیف نمبر(۱) کے مطابق دوسرا ہمزہ وجوبًا الف سے بدل دیا گیا۔

(۲) نُوْدِيَ فعل ماضی مجہول از باب فَاعَلَ صیغہ واحد مذکر غائب، قسم ناقص یائی اس میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔

(۳) اِسْعَوْا فعل امر حاضر از باب فَتَحَ صیغہ جمع مذکر، قسم ناقص یائی، در اصل اِسْعَيُوْا، قاعدۂ تعلیل نمبر(۶) کے مطابق ی حذف ہو گئی۔ (دیکھو سبق ۲۷)۔

(۴) ذَرُوْا فعل امر حاضر معروف صیغہ جمع مذکر، از باب فَتَحَ، اس کا ماضی وَذَرَ مضارع يَذَرُ، از قسم مثال واوی، در اصل اِوْذَرُوْا اس کا واو خلاف قیاس حذف کر دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۳۰ تنبیہ ۱)

(۵) تَعْلَمُوْنَ فعل مضارع معروف صیغہ جمع مذکر حاضر، از باب سَمِعَ، قسم صحیح، صحیح میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۳۴

(۱) اپنا مُنھ بچا تا کہ تیری پیٹھ نہ ماری جائے [تیری پیٹھ پر مار نہ پڑے] (۲) اللہ سے شرما (۳) لڑکو! تم شرماتے کیوں نہیں؟ (۴) تو اپنی زبان کو جھوٹ اور گالی سے کیوں نہیں بچاتا؟ (۵) اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۶) ہارون رشید نے مصر پر ایک حبشی غلام کو والی [گورنر] بنادیا تھا (۷) میں نے ایسی لڑکی کبھی نہیں دیکھی (۸) مجھے کیا ہوا ہے [کیا وجہ] کہ میں تجھے آزردہ دیکھ رہا ہوں؟ (۹) کیا تم نے مجھے دیکھا کہ میں تمھاری طرف آرہا ہوں؟ (۱۰) اے فاضل [بڑے عالم] اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ (۱۱) میں سمجھتا ہوں تمھاری رائے درست ہے (۱۲) مجھے تیری کتاب بتا (۱۳) اللہ کی بندگی اس طرح کر کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، کیونکہ اگر تو اسے نہیں دیکھتا ہے تو وہ تو تجھے دیکھ رہا ہے (۱۴) مومن [ایماندار] کی تیز فہمی سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اللہ کی روشنی سے دیکھتا ہے (۱۵) کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟ (۱۶) فرعون بنی اسرائیل [یعقوب کی اولاد] کے لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھتا تھا (۱۷) ہم نے یہ حدیث ابن عباس رضؓ [عباس کے بیٹے] سے روایت کی ہے (۱۸) یہ کہانی اصمعی سے روایت کی گئی ہے (۱۹) دریائے نیل مصر کے کھیتوں کو سیراب کرتا ہے۔

اشعار

(۲۰) اور میں نے دین کے بعد تونگری سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اور کفر کے

بعد مفلسی سے بدتر کوئی چیز نہیں دیکھی (۲۱) اصفیا [روشن دل والوں] کے دلوں کو [ایسی] آنکھیں ہیں جو وہ چیزیں دیکھ لیتی ہیں جنھیں آنکھ سے دیکھنے والے نہیں دیکھنے [نہیں دیکھ سکتے] ۔

من القرآن

(۱) اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو [دوزخ کی] آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (۲) تو اللہ نے انھیں اس دن [قیامت کے دن] کے شر سے بچا لیا، اور انھیں تروتازگی اور مسرت اور خوشی سے ملا دیا۔ (۳) کیا تو نے نہیں دیکھا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا [معاملہ] کیا؟ (۴) [ابراہیمؑ نے] کہا اے میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ (۵) [موسیٰؑ نے] کہا اے میرے رب تو مجھے [اپنے آپ کو] دکھا دے، [خدا نے] کہا تو مجھے ہرگز نہ دیکھے گا۔ (۶) پس ان نمازیوں کے لیے مصیبت ہے جو اپنی نماز میں غفلت کرتے ہیں۔ [اور] جو ریاکاری کرتے ہیں [دِکھاوے کی نماز پڑھتے ہیں] اور روزمرّہ کے برتنے کی چیز بھی روک رکھتے ہیں [اس کے دینے میں بُخل کرتے ہیں] (۷) [اے پیغمبر سُنو] جب ابراہیمؑ نے [کافر بادشاہ سے] کہا، میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، [تو کافر بادشاہ نے] کہا میں بھی جِلاتا اور مارتا ہوں (۸) اور جب تمھیں کوئی تحفہ دیا جائے [یا سلام وآداب کیا جائے] تو تم اس سے اچھا تحفہ دو یا [کم از کم] اسی کو واپس کردو [یعنی اسی کے برابر کا تحفہ دے دو] ۔

اردو سے عربی

(۱) قُوا أَفْوَاهَكُمْ كَيْ لَا تُضْرَبَ أَقْفِيَتُكُمْ (۲) لِمَ لَا تَقُوْنَ أَلْسِنَتَكُمْ مِنَ الْفُسُوْقِ (۳) يَا أُخْتِيْ! اِتَّقِي اللّٰهَ وَاتَّقِي مِنَ الْمَعْصِيَةِ (۴) مَا رَأَيْنَا مِثْلَ هٰذَا الزَّهْرِ قَطُّ (۵) هَلْ كُنْتَ تَرَى أَنَّا أْتُوْنَ إِلَيْكَ؟ [يا أَنَّا نَأْتِيَكَ] (۶) أَيُّهَا الْعُلَمَاءُ! مَاذَا تَرَوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْئَلَةِ؟ (۷) نَرَى أَنَّهَا لَيْسَتْ بِصَحِيْحَةٍ (۸) اُعْبُدُوا اللّٰهَ كَأَنَّكُمْ تَرَوْنَهُ فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا تَرَوْنَهُ فَإِنَّهُ يَرَاكُمْ (۹) يَرَى الْمُؤْمِنُوْنَ بِنُوْرِ اللّٰهِ فَاتَّقُوْا فِرَاسَتَهُمْ (۱۰) أَرُوْنِيْ كُتُبَكُمْ (۱۱) وَلَّا نِيْ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى بَغْدَادَ (۱۲) لِيَقِ الْمُؤْمِنُوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ نَارًا (۱۳) يَا أَيَّتُهَا الْبَنَاتُ [يا يَا بَنَاتُ] اِسْتَحْيِيْنَ مِنَ اللّٰهِ وَاتَّقِيْنَهُ إِيَّاهُ۔

باپ کی طرف سے بیٹے کو ایک خط

میرے پیارے بیٹے!

تجھ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں! بیٹا! تمھیں کیا ہو گیا ہے [کیا وجہ ہے کہ] تم نے دو مہینے گذار دیے مگر دو سطریں بھی ہمیں نہ لکھیں کہ ہمیں تمھارے حالات سے اور تمھاری علمی رفتار سے آگاہی ہوتی؟ کیا کوئی بیماری تمھارے درمیان اور تمھارے خط بھیجنے کے درمیان حائل ہو گئی ہے؟ یا امتحان میں ناکامی نے تمھیں اس قابلِ عتاب خاموشی کی دعوت دی ہے؟ [آمادہ کیا ہے] ہم [صفحۂ] کاغذ پر اپنے دلوں کا خصوصاً تمھاری مامتا بھری ماں کا حال کس طرح ظاہر کریں؟ کاش! تم کو معلوم ہو جاتا کہ تمھاری والدہ کس طرح صبح شام

غم اور فکروں کا گھونٹ پی رہی ہیں۔

کیا تم اپنے سعادتمند ساتھیوں کو نہیں دیکھتے؟ وہ کس طرح اپنے کنبے والوں کو ہر ہفتے خط لکھتے ہیں [جس سے] ان کے دلوں کو راحت ہوتی ہے اور ان کے قلوب مسرور ہو جاتے ہیں۔ [مگر] ہم تمھاری جانب سے ہم اور غم میں مبتلا رہتے ہیں، نہ ہمیں کھانا اچھا لگتا ہے نہ نیند۔

بیٹا! ہم پر رحم کرو! اور ہمیں خبر دو اس [حالت] سے جس میں تم ہو [اپنی حالت سے] تاکہ ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہم سے فکریں دور ہو جائیں۔

ہم ہمیشہ تمھارے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عافیت اور خوشی میں تمھاری حفاظت فرمائے اور تمھیں وہ علم نصیب کرے جو تمھیں عقلمندی اور ترقی کی راہ چلائے۔

مشق نمبر ۳۵ عربی سے اردو

(۱) آدمی کبڑا ہو گیا اور اس کی پیٹھ خوب سخت ہو گئی (۲) غلام کے کپڑے بہت پرانے ہو گئے ہیں (۳) ہم اونٹنی کی گردن پکڑ کر چڑھ گئے تو بہت تیز دوڑی اور قریب تھی کہ گھوڑوں پر سبقت لے جائے (۴) اے بڑھئی! اس لکڑی کو تراش اور اس سے ایک امیرانہ کرسی بنا دے (۵) ندی کا پانی کھاری ہو گیا یہاں تک کہ کوئی ایک گھونٹ بھی اس سے پی نہیں سکتا (۶) بعض اوقات اونٹنی بہت تیز دوڑتی ہے یہاں تک کہ عمدہ گھوڑوں سے بھی سبقت لے جاتی ہے (۷) ہم بہت سے شہر اور دیہات پھرے تاکہ اللہ کے ان بندوں سے ملاقات

کریں جو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں [بالکل] مخلص [بے ریا اور بے لاگ] ہیں، لیکن ایک شخص کے سوا اور کسی کو [ایسا] نہ پایا حالانکہ وہ دولتمندوں کی وضع میں تھا، پس ہم نے اسی کو مخلص، بے ریا اور مسلمانوں کی [گذشتہ] عظمت [وشوکت] کے زندہ کرنے کا حریص [اور دِل دادہ] پایا۔

ایک طالب علم کا خط اپنے والد کی طرف

بخدمت جناب والد بزرگوار

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اے مہربان باپ آپ کا مکتوب گرامی مجھے کل ملا۔ میں نے لفافے کے پتے سے اس کے مصدر شریف [روانگی کی جگہ] کو سمجھ لیا [یعنی سمجھ لیا کہ آپ کا بھیجا ہوا ہے] اور بطور تعظیم کے اسے بوسہ دیا، پھر آپ لوگوں کی مسرت آمیز خبروں کے اشتیاق کی حالت میں اسے چاک کیا [کھولا] تو ناگہاں [کیا دیکھتا ہوں کہ] وہ خط مجھ پر عتاب [غصہ] کے تیر چلا رہا ہے، اور مجھے اس قلق [بے چینی] اور تکلیف سے آگاہ کر رہا ہے جو آپ لوگوں کو خصوصاً میری والدۂ مشفقہ کو [میرے خط نہ بھیجنے کی وجہ سے] پہنچا ہے، تو میں نے اسے پورا پڑھا بھی نہیں کہ میری دونوں آنکھوں نے ندامت کے آنسو برسا دیے [بہا دیے] اور میں اپنے نفس کو ملامت کرنے لگا۔ میرے پیارے ابا جان! معافی ہو معافی ہو! کیونکہ میرے پاس [اس خاموشی کا] عذر ہے [وجہ ہے] اور عذر بزرگوں کے پاس قبول ہو جاتا ہے۔

وہ یہ کہ مجھے پسند نہیں تھا کہ آپ کو ایسی خبر دے کر جو آپ کو خوش نہ کرے آپ کے خاطر [عاطر] کو مکدر [میلا۔ آزردہ] کر دوں، اور وہ بات یہ تھی

کہ میں گذشتہ مہینے کے امتحان میں کامیاب نہیں ہوا تھا، اس کا سبب یہ تھا کہ رمضان کی تعطیل کے بعد بیمار ہو جانے کے باعث میں مدرسہ میں دیر سے واپس آیا تھا۔ پس میرے ساتھی [ہم جماعت] آگے بڑھ گئے اور مجھے ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے پیچھے چھوڑ دیا لیکن آنسو اس چیز کو واپس نہیں لاتے جو فوت ہو گئی اس لیے میں نے تلافئ مافات [جو فوت ہو گیا اس کی تلافی] کے لیے تمام کاموں کو چھوڑ کر یکسوئی اختیار کر لی۔ اور پختہ ارادہ کر لیا کہ آئندہ امتحان میں اول نمبر کے کامیاب ہونے والوں میں سے میں بھی [ایک] ہونگا۔

اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ عنقریب ایسی بات کی خوشخبری دوں گا جو آپ لوگوں کو مسرور کر دے۔

آپ سے اور والدۂ مکرمہ سے التماس کرتا ہوں کہ آپ دونوں مجھے اپنی دعا میں شامل رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو آپ کے فرمانبردار بیٹے کے [میرے] لیے عرصہ دراز تک زندہ [و سلامت] رکھے۔

آپ کا فرزند
محمد رفیع

مشق نمبر ۳۶ عربی سے اردو

(۱) جب اُن [عورتوں] نے اس [یوسف] کو دیکھا تو اسے بڑی چیز [انسان سے بالاتر] سمجھا اور [مدہوشی میں] اپنا ہاتھ کاٹ لیا اور کہنے لگیں حاشا للہ [خدا کی قسم] یہ تو کوئی بشر [آدمی] نہیں ہے، یہ اور کچھ نہیں مگر فرشتہ ہے۔

(۲) جب صبح کے وقت ان پر مصیبتیں آئیں اور شام کے وقت تکلیفیں آئیں

[صبح شام ان پر آفتیں نازل ہوئیں] تو وہ ایک اکیلے اللہ سے فریاد چاہنے لگے اور اپنے بُتوں اور تھانوں [درگاہوں] سے منہ موڑ لیا (۳) ہر بچہ فطرت [دینِ اسلام] پر جنا جاتا ہے [پیدا ہوتا ہے] پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی بناتے ہیں یا نصرانی بناتے ہیں یا مجوسی [آتش پرست] بناتے ہیں (۴) عیسائی پادری ملکوں میں پھیل گئے اور بہت سے ہنود اور بُت پرستوں کو نصرانی بنا لیا اور افسوس ہے بعض مسلمان کہلانے والوں پر جو خواہشات کے درپے ہونے کے باعث نصرانی بن گئے حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ نصرانیت ایک منسوخ دین ہے جس پر خود عیسائی بھی نہیں چل سکتے ہیں (۵) ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ [اللہ کی پاکی (بیان کرتا ہوں) یعنی اللہ پاک ہے تمام عیبوں سے] ۳۳ بار پڑھو اور ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھو اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار پڑھو (۶) کسی کو بدگمانی سے کافر اور فاسق نہ بناؤ (۷) امریکہ، یورپ اور جاپان والے تجارت اور ہنرمندی سے مالدار ہو گئے ہیں (۸) جب کسی کی موت کی خبر سنو یا تمھیں کوئی مصیبت پہنچے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ[1] کہو (۹) ہم نے بہت سے مستشرقین کو پایا کہ وہ اہل مشرق بالخصوص مسلمانوں کے حالات بیان کرنے میں خیانت سے کام لیتے ہیں (۱۰) تجھے لازم ہے کہ کھانے اور پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ کہے اور ان کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے۔

مشق نمبر ۳۸ (خالی جگہ کو پُر کرو)

تنبیہ۔ مشق نمبر ۳۷ بالکل آسان ہے اس لیے اس کا ترجمہ نہیں لکھا گیا۔

---

[1] بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

(۱) کَانَ الوَلَدُ صَالِحًا یا قائمًا یا اور کچھ (۲) صارَ الجوُّ معتدلًا یا کَثِیفًا

(۳) کانَ الرَّجُلانِ صالِحَینِ یا اور کچھ (۴) اَصْبَحَ الرِّجالُ صالِحِینَ یا اور کچھ

(۵) کانتِ البنتُ صادقَۃً یا اور کچھ (۶) صارتِ المرءَتانِ صادِقَتانِ یا اور کچھ

(۷) اَصْبَحَتِ البَنَاتُ مُھَذَّبَاتٍ یا اور کچھ (۸) اَمْسَی المَطَرُ غَزِیرًا یا قَلِیلًا وغیرہ

(۹) باتَ المَرِیضُ ھادِئًا یا مُتَألِّمًا (۱۰) سَیَکُونُ التَّلَامِذَۃُ نَاجِحِینَ یا خَائِبِینَ

(۱۱) لیسَ القمیصُ قصیرًا یا طَوِیلًا (۱۲) اَنَا اَقُومُ مَا دَامَ الاُسْتَاذُ قَائِمًا

(۱۳) اَلَیْسَ الرَّجُلُ یا الوَلَدُ صادِقًا؟ (۱۴) مَا زَالَ الغَمَامُ کَثِیفًا یا مُمْطِرًا[۱] وغیرہ

(۱۵) اَلَیْسَتِ البَنَاتُ مُھَذَّبَاتٍ؟ (۱۶) قُمْتُ یا جَلَسْتُ یا اَقُومُ یا اَجْلِسُ الخ

مشق نمبر ۴۰ اردو سے عربی

(۱) کان البیتُ وسیعًا (۲) کان الخادمُ نَشِیطًا (۳) صارَ القمیصُ طَوِیلًا (۴) امسی الزِّحامُ شدیدًا (۵) باتَ المریضُ ھادئًا (۶) دامتِ البناتُ مُھَذَّبَاتٍ (۷) لا یزالُ اولادُنا صالِحِینَ (۸) ظَلَّ المطرُ غزیرًا (۹) باتَ الجوُّ کثیفًا (۱۰) ما کانتْ یا لَمْ تَکُنْ سُرُجُ[۲] الشَّارِعِ مُتَّقِدَۃً (۱۱) سَتَکُونُ البَنَاتُ حَاضِرَاتٍ (۱۲) اَقُومُ مَا دُمْتَ یا مَا دُمْتُمْ جَالِسِینَ ۔

مشق نمبر ۴۲ اردو سے عربی

(۱) میں [اِس سے] نہیں ڈرتا ہوں کہ مفلس ہو جاؤں [یا مفلسی میں صبح کروں]

---

[۱] بارش برسانے والا ۔ [۲] سِرَاجٌ (ج سُرُجٌ) چراغ ۔

لیکن میں [اس سے] ڈرتا ہوں کہ گناہ گار ہو جاؤں [یا گناہ گاری کی حالت میں شام کروں] (۲) کبھی غلام آقا ہو جاتا ہے (۳) اے لڑکی [جوان لڑکی] مطمئن [یا خاموش] رہ (۴) کافر لوگ [دن بھر] اپنے بتوں کے پاس جمے رہے [یا ٹھہرے رہے] (۵) بیمار نے رات آرام سے گزاری اور چاشت کے وقت تندرست ہو گیا۔ (۶) تم ہمیشہ سلامت رہے [یا سلامت رہو۔ دعا ہے] (۷) کیا تو سردار کا بیٹا نہیں ہے؟ (۸) ہم سب لوگ یکساں نہیں ہیں (۹) ہم ہمیشہ گلاب کے پھول کی طرف دیکھتے رہے (۱۰) ہم ہمیشہ ایک اکیلے اللہ کی عبادت کرتے رہتے ہیں (۱۱) حق ہمیشہ مدد پانے والا رہتا ہے [غالب رہتا ہے] (۱۲) باطل ہمیشہ شکست خوردہ رہتا ہے (۱۳) ہمیشہ ایک گروہ حق پر قائم رہا ہے۔ [یا قائم رہے گا] (۱۴) جب تک خاموشی مفید ہو خاموش رہا کر (۱۵) میں جب تک بے گناہ ہوں دھمکی کی پروا نہیں کروں گا (۱۶) ایڈیسن امریکی ہمیشہ تجربہ کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے فونوگراف کے ایجاد کی راہ پالی [کامیاب ہو گیا] جو آواز کو محفوظ کر لیتا ہے پھر اسے لوٹاتا ہے (۱۷) بعض اوقات ہوا پانی بن جاتی ہے (۱۸) مسلمان رہو [یا ہو جاؤ] اور لوٹ کر کافر نہ بن جاؤ (۱۹) مت بیٹھ جب تک تیرا باپ نہ بیٹھے (۲۰) اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے (۲۱) بیشک دشمنی دوستی سے بدل جاتی ہے، لغزشوں کا نیکیوں سے تدارک کر لینے سے (۲۲) بچی ہوئی چیز کا دینا کوئی سخاوت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ تم سخاوت کرو ایسی حالت میں کہ تمہارے پاس جو ہے وہ تھوڑا سا ہے [کم ہونے کی حالت میں دینا سخاوت ہے]

من القرآن

(۱) [مریم نے] کہا، مجھے لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ مجھے کسی آدمی نے چھوا نہیں، اور نہ میں بدکار ہوں (۲) تو [اے پیغمبر] تم اس کے متعلق شک میں نہ ہو جاؤ [شک نہ کرو] بیشک وہ بالکل حق ہے تمہارے رب کی طرف سے (۳) یہودیوں نے کہا، نصارٰی کسی [معتبر یا] چیز پر نہیں ہیں اور نصارٰی نے کہا، یہودی کسی [قابل اعتبار] چیز پر نہیں ہیں (۴) اور انہوں نے کہا جب تک موسٰی ہمارے پاس لوٹ آئیں، ہم اس [بچھڑے] پر معتکف رہیں گے [اس کے پاس پوجا پاٹ کرتے ہوئے بیٹھے رہیں گے] (۵) [موسٰی نے سامری سے کہا] دیکھ تیرے معبود [بچھڑے] کی طرف جس پر تو معتکف ہو گیا ہے (۶) [میرے رب نے] مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں (۷) [اے مسلمانو!] جہاں تک وہ [کافر] تمہارے ساتھ سیدھے رہیں، تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو (۸) پھر جب بشیر [خوش خبری دینے والا] آیا وہ [یوسف کا پیرہن] ان کے [یعقوبؑ کے] منہ پر ڈال دیا، تو وہ بینا [دیکھنے والے] ہو گئے (۹) تو اللہ تعالٰی کی پاکی بیان کرو جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو (۱۰) جب تک آسمان و زمین رہیں گے [تب تک] وہ اس [جنت] میں ہمیشہ رہیں گے ۔

مشق نمبر ۴۳ عربی سے اردو

لوگ خیال کرتے تھے کہ فنِ پرواز [اُڑنے کے ہنر] میں کامیابی ناممکن ہے، اور جو کوئی اسے وجود میں لانے کی کارروائی کرتا تھا اس سے مسخری کرنے لگتے ،

کیونکہ وہ خیال کرتے تھے کہ انسان کا عزم محدود ہوتا ہے، اور یہ کہ جب تک وہ پرندے کی مانند [پر والا] نہ پیدا ہو، ہمیشہ اپنی [موجودہ] حالت پر رہے گا، لیکن ایجاد کرنے والوں کی توقعات دور تک ہوا کرتی ہیں تو انہوں نے لگاتار اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ پرواز کی کامیابی مکمل ہوگئی، اور ہوائی جہاز آمد و رفت کے بہترین وسائل بن گئے، اور لوگ امریکہ سے یورپ تک بے خوف [و خطر] اس طرح عبور کرنے لگے گویا وہ سلیمان کے فرش پر [ہوا میں اڑ رہے] ہیں۔

اور جرمنی کے سائنس دانوں نے ایک ایسا ہوائی جہاز ایجاد کر کے جو خود ہی بغیر طیارچی کے اڑتا ہے اور جہاں بھیجا جائے چلا جاتا ہے تمام جہان کے سائنسدانوں پر سبقت حاصل کر لی ہے کیونکہ وہ [طیارہ] علم انسانی کی رسائی کے عجائبات میں سے ہے۔ ہم اعتراف کرنے لگے کہ ہر علم والے کے اوپر ضرور ایک بڑا علم والا ہے۔

مشق نمبر ۴۴ اردو سے عربی

(۱) قَدْ يَصِيْرُ الْبَخِيْلُ سَخِيًّا (۲) كُوْنُوْا صَادِقِيْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا كَذِبًا (۳) كُنَّا حَاضِرِيْنَ وَهُمْ كَانُوْا غَائِبِيْنَ (۴) اَلْكُفَّارُ أَصْبَحُوْا مُسْلِمِيْنَ۔ (۵) كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟ (۶) أَلَسْتُنَّ بِمُسْلِمَاتٍ؟ (۷) هَلْ بِتُّمْ مُتَأَلِّمِيْنَ؟ (۸) لَا! نَحْنُ بِتْنَا مُطْمَئِنِّيْنَ (۹) مَا زَالَ الْمُجْتَهِدُ عَزِيْزًا (۱۰) مَا زِلْنَا نُفَتِّشُ عَنْهُمْ حَتّٰى وَجَدْنَاهُمْ (۱۱) لَا تُضِعْ [يا لَا تَتْرُكِ] الصَّلٰوةَ مَا دُمْتَ حَيًّا (۱۲) دُمْتُمْ فِي الْعَافِيَةِ

مشق نمبر ۴۶ عربی سے اردو

(۱) قریب تھا کہ ہم خوشی کے مارے اُڑنے لگیں (۲) قریب ہے کہ سُست [آدمی] کی آرزوئیں اسے مار ڈالیں، کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ کام کرنے سے انکار کرتے رہتے ہیں (۳) میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا (۴) جب عمّار مسلمان ہو گئے تو کفارِ مکہ انھیں آگ سے جلایا کرتے، [ایک روز] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُن پر گذر ہوا تو آپؐ ان کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگے اور دعا کرنے لگے (۵) جب گرمی کی شدت بڑھ گئی قریب تھا کہ لکڑی جل اُٹھے (۶) قریب ہے کہ گرمی جسموں کو پگھلا دے (۷) ہم اپنے کپڑے اور اپنے ہتھیار درست کرنے لگے (۸) اُمید ہے کہ وہ [عورتیں] اپنے بچوں کے حالات دریافت کرنے کے لیے مدرسہ میں آجائیں (۹) قریب ہے [عجب نہیں] کہ [یہ] عورت علم میں اپنے شوہر سے فائق ہو جائے [بڑھ جائے] (۱۰) جب صبح کا اُجالا ہو گیا، مالی پھل اور پھول چُننے [توڑنے] لگا (۱۱) تکلیف کی شدت سے وہ [عورتیں] مرنے کے قریب ہو گئیں (۱۲) امید ہے وہ غم جس میں مَیں نے شام کی ہے اس کے پرے [بعد] قریبی کشادگی [مسرت] ہو (۱۳) جب میرا دل کسی چیز سے پھر جاتا ہے تو قریب نہیں ہوتا [ممکن نہیں] کہ اس کی طرف زمانے کے آخر تک [کبھی بھی] متوجہ ہو جائے۔

من القرآن

(۱۴) پھر انہوں نے اس [گائے] کو ذبح کیا، حالانکہ وہ قریب نہیں تھے کہ [یہ کام] کریں [وہ ذبح کرنے پر آمادہ نہ تھے] (۱۵) امید ہے کہ [اے پیغمبر!]

تمھیں تمھارا رب مقام محمود میں بھیج دے [اس مقام میں تمھیں قیامت کے روز اٹھائے] (۱۶) لگے وہ دونوں [آدم و حوّاؑ] اپنے اوپر جنت کے پتے چپکانے (۱۷) ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو حالانکہ وہ تمھارے لیے بُری ہو (۱۸) قریب ہے کہ آسمان اور زمین پھٹ جائیں (۱۹) وہ کوئی بات سمجھنے کے قریب نہیں ہیں [ان سے امید نہیں کہ وہ کوئی بات سمجھیں] (۲۰) [حضرت یعقوبؑ نے کہا] امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو [یوسفؑ وغیرہ کو] میرے پاس لے آئے (۲۱) [موسیٰؑ نے کہا] اگر تم پر لڑائی [جہاد] فرض کر دی جائے تو کیا شاید تم جہاد نہ کرو گے؟ (۲۲) تاریکیاں ہیں بعض پر بعض [ایک پر ایک] جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالے تو قریب نہیں [ممکن نہیں] کہ اسے دیکھ لے، اور اللہ جسے روشنی نہ دے اس کے لیے کوئی روشنی نہیں۔

مشق نمبر ۴۷

ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

كَانَ لِيْ حِصَانٌ عَرَبِيٌّ جَمِيْلُ الْمَنْظَرِ، سَمَّيْنَاهُ بِالْغَزَالِ، لِاَنَّهٗ كَانَ سَرِيْعَ السَّيْرِ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّسْبِقَ السَّيَّارَاتِ، وَكَانَ لَا يَزَالُ يَسْبِقُ الْخَيْلَ فِي السِّبَاقِ، وَفَازَ بِكَثِيْرٍ مِّنَ الْاِنْعَامَاتِ حَتّٰى صِرْتُ غَنِيًّا بِسَبَبِهٖ۔

يَوْمًا رَاَيْتُهٗ قَدْ اَصْبَحَ مَرِيْضًا، وَاَوْشَكَ اَنْ يَّمُوْتَ، فَظَلَّ قَلْبِيْ مُتَاَلِّمًا، وَبَادَرْتُ اِلٰى عِلَاجِهٖ، وَاَنْفَقْتُ عَلَيْهِ اَلْفَ رُبِيَّةٍ

لِيَعُوْدَ إِلٰى حَالِهِ السَّابِقِ، لٰكِنْ لَمْ يَعُدْ صَحِيْحًا كَمَا كَانَ أَوَّلًا، وَمَا انْفَكَّتْ وَاحِدَةٌ مِنْ رِجْلَيْهِ ضَعِيْفَةً فَلَمْ يَبْقَ أَهْلًا لِلْمُسَابَقَةِ، لٰكِنَّهُ مَا بَرِحَ يَجْرِيْ جَرْيًا عَادِيًّا، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَعْمِلُهُ لِلرُّكُوْبِ مَادَامَ شَابًّا قَوِيًّا۔

وَكَانَ وَلَدِي الصَّغِيْرُ يَرْكَبُهُ فَيَفْرَحُ وَيَصْهَلُ لِيَسُرَّ الْوَلَدَ، وَيَمْشِيْ بِهٖ هَوْنًا، لِكَيْ لَا (لِكَيْلَا) يَخَافَ الْوَلَدُ وَلَا يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ۔

وَكَانَ يَفْهَمُ الْقَوْلَ وَالْإِشَارَةَ كَالْإِنْسَانِ وَيَفْعَلُ مَا يُقَالُ لَهٗ فَكَأَنَّ ذٰلِكَ الْحَيْوَانَ كَانَ يُجِيْبُنَا بِغَيْرِ اللِّسَانِ۔ وَفِي السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ مَرِضَ وَمَاتَ، فَتَأَسَّفْنَا كَثِيْرًا۔ وَبَعْدَ ذٰلِكَ الْحِصَانِ مَا وَجَدْنَا مِثْلَهٗ إِلَى الْآنِ۔

أَشْعَارٌ

إِنَّ الْغَزَالَ حِصَانُنَا	قَدْ كَانَ كَالْإِنْسَانِ
هُوَ كَانَ يَفْهَمُ قَوْلَنَا	وَيُجِيْبُ دُوْنَ لِسَانِ
وَلَدٌ صَغِيْرٌ يَرْكَبُهٗ	فَيُسَرُّ[1] كَالْفَرْحَانِ[2]
يَمْشِيْ وَيَصْهَلُ[3] بَهْجَةً[4]	يَجْرِيْ بِالْاِطْمِئْنَانِ

ترجمہ

میرا ایک گھوڑا تھا خوش منظر، ہم نے اس کا نام غزال رکھا تھا، کیونکہ وہ بہت تیز رفتار تھا، یہاں تک کہ قریب تھا کہ موٹروں سے آگے بڑھ جائے، اور

---

[1] سُرَّ يُسَرُّ (فعل مجہول ہے) خوش کیا جانا یعنی خوش ہونا۔ سَرَّ يَسُرُّ (فعل معروف) خوش کرنا۔ [2] بہت خوش۔ [3] صَهَلَ (ض و ف) ہنہنانا گھوڑے کا۔ [4] خوشی سے۔

ہمیشہ گھڑ دوڑ میں گھوڑوں سے سبقت لے جاتا تھا اور اس نے بہت سے انعامات حاصل کر لیے تھے، یہاں تک کہ میں اس کی وجہ سے دولتمند بن گیا۔

ایک روز میں نے اسے دیکھا کہ وہ بیمار ہو گیا ہے، اور قریب تھا کہ مر جائے تو میرا دل آزردہ ہو گیا، اور میں نے اس کے علاج میں عجلت کی اور اس پر میں نے ہزار روپیہ خرچ کر دیا، تاکہ وہ اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ آئے، لیکن وہ ایسا تندرست نہ ہوا جیسا [پہلے] تھا، اور ہمیشہ [کے لیے] اس کا ایک پاؤں کمزور ہو گیا۔ پھر وہ گھڑ دوڑ کے قابل نہ رہا، لیکن وہ معمولی چال چلتا رہا، تو وہ جب تک جوان اور مضبوط رہا میں اسے سواری کے لیے استعمال کرتا رہا۔

میرا چھوٹا لڑکا اس پر سوار ہوا کرتا تھا تو وہ [گھوڑا] خوش ہو جاتا اور ہنہنانے لگتا تاکہ لڑکے کو خوش کر دے اور اسے لے کر دھیمے دھیمے چلتا تھا، تاکہ لڑکا ڈرے نہیں اور زمین پر گر نہ جائے۔

اور وہ بات اور اشارہ آدمی کی طرح سمجھتا تھا، اور اسے جو کہا جاتے وہ کرتا تھا، گویا وہ جانور بغیر زبان کے ہماری بات کا جواب دیتا تھا۔ پچھلے سال وہ بیمار ہو گیا اور مر گیا تو ہم نے بہت افسوس کیا۔ اور اس گھوڑے کے بعد ہمیں اس کے جیسا [گھوڑا] آج تک نہیں ملا۔

اشعار کا ترجمہ

غزال ہمارا گھوڑا انسان کی مانند تھا۔ وہ ہماری بات سمجھتا تھا اور بغیر زبان کے جواب دیتا تھا۔ چھوٹا بچہ اس پر سوار ہوتا تھا تو وہ [گھوڑا] ایک بڑی فرحت پانے والے کی مانند خوش ہو جاتا تھا۔ چلتا اور ہنہناتا خوشی کے مارے اور اطمینان

کے ساتھ [دھیرے دھیرے] دوڑتا۔

مشق نمبر ۴۹ عربی سے اردو

(۱) اچھے ہیں وہ لڑکے وہ کیا ہی اچھے ہیں ! (۲) بُری ہے یہ ککڑی [کھیرا] وہ کیا ہی ردی ہے ! (۳) سچائی اچھی چیز ہے اور اس کا انجام [بھی] اچھا ہے اور جھوٹ بُری چیز ہے اور اس کا انجام [بھی] بُرا ہے (۴) ماں باپ کی فرمانبرداری بہت پسندیدہ ہے اور ان کی نافرمانی بہت ناپسندیدہ ہے (۵) عورت سلمیٰ بُری ہے کیا ہی بُری ہے ! (۶) بدکار اللہ کے غضب کی طرف کیا ہی تیزی سے بڑھنے والا ہے (۷) مشرک پر اللہ کا کتنا غضب ہوتا ہے ! (۸) یہ عورت کیا ہی حسین ہے ! اور وہ لڑکی کیا ہی قبیح ہے ! (۹) یہ کتاب آسان ہے اور کتنی آسان ہے ! اور وہ کتابیں مشکل ہیں اور کتنی مشکل ہیں ! (۱۰) اونٹنی قصواء اچھی ہے اور وہ کتنی تیز رفتار ہے ! (۱۱) علماء کی کتنی زیادہ تعظیم کی جاتی ہے ! اور جاہلوں کی کتنی بڑی ذلت کی جاتی ہے ! (۱۲) تو اچھا لڑکا ہے اور تو کیا ہی اچھا ہے ! (۱۳) اس کا علم کتنا بڑا ہے ! اور اس کی جہالت کتنی شدید ہے ! (۱۴) درختِ خرما ایک اچھا درخت ہے (۱۵) گذشتہ رات کو شفق کی سرخی کتنی زیادہ تھی ! (۱۶) چودھویں شب میں چاند کی روشنی کیا ہی زیادہ ہوگی ! (۱۷) اس دوات میں روشنائی کالی ہے (۱۸) جو کچھ میں نے سنا اس نے مجھے خوش کر دیا اور جو کچھ میں نے دیکھا اس نے مجھے ناراض کر دیا [وہ مجھے ناگوار گذرا] (۱۹) سنو ! عشق [کی راہ] میں مجھے معذور

سمجھنے والا بہت اچھا [شخص] ہے اور [مجھے] ملامت کرنے والا جاہل بہت بُرا [آدمی] ہے۔

من القرآن

(۲۰) انسان برباد ہو جائے کیا ہی ناشکرا ہے! (۲۱) وہ [اللہ] کیا ہی سننے والا اور کیا ہی دیکھنے والا ہے! (۲۲) وہ بہت بُری شراب [پینے کی چیز] ہے اور وہ [جہنم] بہت بُری ٹھیرنے کی جگہ ہے (۲۳) وہ اچھا بندہ ہے، بے شک وہ [خدا کی طرف] رجوع ہونے والا ہے (۲۴) بیشک وہ آقا بھی برا ہے اور رشتہ دار بھی برا ہے (۲۵) بُری ہے وہ چیز جس کے عوض انہوں نے اپنی جانوں کا سودا کیا ہے (۲۶) اگر تم خیرات کو ظاہر کرو تو بہت خوب، اور اگر پوشیدہ رکھو اور اسے محتاجوں کو دو تو وہ تمھارے لیے زیادہ اچھا ہے (۲۷) جن لوگوں نے کفر کیا ان کی صورتیں بگاڑ دی جائیں گی [صورتیں بگڑ جائیں گی]

مشق نمبر ۵۰ اردو سے عربی

(۱) مَا أَحْسَنَ هٰذَا الْكِتَابَ! (۲) نِعْمَ ذَالِكَ الفرسُ وَمَا أَحْسَنَهُ! (۳) مَحْمُوْدٌ رَجُلٌ عَالِمٌ وما أَعْلَمَهُ! (۴) بِئْسَ الشِّرْكُ وَمَا أَقْبَحَهُ! (۵) هٰذَا الْبِطِّيْخُ رَدِيْءٌ وَمَا أَرْدَءَهُ! (۶) ما أَحْسَنَ نَافِعًا! (۷) نِعْمَتِ الصَّلٰوةُ وَمَا أَحَبَّهَا عِنْدَ اللّٰهِ (۸) نِعْمَ الْحَيَوَانُ الْبَقَرَةُ وَمَا أَنْفَعَ لَبَنَهَا! (۹) نِعْمَ الْكَرَمُ وَمَا أَحْسَنَ عَاقِبَتَهُ وَبِئْسَ الْبُخْلُ وَمَا أَقْبَحَ عَاقِبَتَهُ (۱۰) بِئْسَ الْمُسْرِفُ وَبِئْسَتْ

عَاقِبَةُ الْإِسْرَافِ (۱۱) مَا أَصْلَحَ وَلَدَكَ وَمَا أَعْقَلَهُ۔

مشق نمبر ۵۱

ایک طالب علم کی طرف سے باپ کو ایک خط

میرے والد بزرگوار!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ضروری آداب واحترام پیش کرنے کے بعد خدمت گرامی میں عرض ہے کہ عرصۂ دراز سے میری آرزو تھی کہ آپ کو ایک ایسا عریضہ لکھوں جو آپ کو اور میری والدۂ محترمہ کو اور سب گھر والوں کو مسرور کر دے اور چونکہ میں آج اپنی آرزو میں کامیاب ہو گیا ہوں [اس لیے] آپ سب کی خوشنودی کے لیے [اس کے پیش کرنے میں] جلدی کر رہا ہوں۔

اولاً یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے افعال کی اور ان کی اقسام کی پہچان [کا بیان] ختم کر لیا ہے۔ اب میں اس قابل ہو گیا ہوں کہ ہر ایک فعل کا زمانہ صیغہ اور اس کی قسم کو پہچان لوں۔ اور اسی لیے عربی سمجھنے اور گفتگو کرنے کی قوت مجھ میں بڑھ گئی ہے۔

ثانیاً یہ کہ میں نہایت خوشی کے ساتھ آپ سبھوں کو خوش خبری سناتا ہوں کہ میں نے اللہ کے فضل وکرم سے اور آپ کی دعا کی برکت سے امتحان میں کامیابی کی سند حاصل کر لی ہے اور [اس پر] مزید یہ کہ میں اپنی جماعت [کلاس] میں اوّل [اوّل نمبر] ہو گیا ہوں۔

میرے والد بزرگوار! میں امتحان کا قصہ بیان کیے بغیر خاموش نہیں رہ سکتا ہوں، وہ یہ ہے کہ طلبہ نے تین ماہ کی مدت میں جو مضامین سیکھے تھے ان کے متعلق انسپکٹر صاحبان نے امتحان لینا شروع کیا، اور یہ امتحان تین روز تک یعنی پرسوں کل اور آج عصر تک جاری رہا۔ پھر نمازِ عصر کے بعد ممتحنین اور مدرسین [سب اکٹھا] جمع ہوئے۔ پس پرنسپال [صدر مدرس] نے ایک جماعت کے بعد ایک جماعت کو [ایک ایک جماعت کو] بلایا اور ہر ایک [طالب علم] کو اس کے نمبر اور نتیجۂ امتحان سے آگاہ کیا۔

اور جب میری جماعت کی نوبت آئی اور تمام طلبہ صف باندھ کر کھڑے ہو گئے، پرنسپال صاحب نے اعلان کیا کہ میں اپنی جماعت میں اوّل ہوں۔ تو تمام صورتیں [تمام لوگ] میری جانب متوجہ ہو گئیں اور سب آنکھیں [سب لوگ] مجھے تکنے لگیں۔ اور پرنسپال صاحب نے خوشنودی اور مسرت کی نظر سے میری طرف دیکھا اور فرمایا "محنتی طالب علم کیا ہی عزیز [عزت والا] ہے اس نے مدرسہ میں اپنی موجودگی کا مقصد [خوب] سمجھ لیا ہے اور اپنے مستقبل کی بہتری کو نصب العین [اصل مقصد] بنا لیا ہے، تو بہت اچھا شاگرد ہے اور تو کیا ہی عقل مند ہے! پیارے بچے! اللہ تعالیٰ تجھ میں [تیرے ہر ایک کام میں] برکت دے اور تجھے بہترین کاموں کی توفیق بخشے"۔

میرے ابا جان! میں تو ایسا ہو گیا گویا میں تمام دنیا و ما فیہا [دنیا کا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس کا بھی] مالک ہو گیا ہوں اور میرا دل تو رقص میں آ گیا [ناچنے یا اُچھلنے لگا]، اور قریب تھا [ایسا معلوم ہونے لگا] کہ خوشی کے مارے میں

اُڑنے لگوں، میرا رنج وغم خوشی سے مُبدّل ہو اور جو زخم گذشتہ امتحان میں ناکام ہونے سے مجھے لگا تھا وہ مُندمل ہو گیا [بھر گیا]۔

میرے ابا! چونکہ ہر نعمت کے وقت اللہ عزّوجلّ [جو عزت والا ہے اور جلال والا ہے] کا شکریہ ادا کرنے کا آپ نے مجھے عادی بنا دیا ہے [اس لیے] میں اس [جلسہ] کے بعد ہی مسجد کی طرف دوڑ گیا اور شکر کا دوگانہ ادا کیا اور اس بنا پر اللہ کی بہت سی حمد و ثنا کی کہ اس نے مجھ پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتوں کی ریل پیل کر دی ہے [مجھے عطا کر دی ہیں]۔

چونکہ مدرسہ میں کل اور پرسوں چھٹی ہے، ہم لوگ سیر کے لیے اساتذہ کے ہمراہ قریب کے پہاڑوں پر چڑھ جائیں گے اور وہاں دو روز ٹھیریں گے پھر مدرسہ کو واپس آ جائیں گے۔

میں نے صرف اس لیے یہ قصہ بیان کیا اور خط کو طویل کر دیا کہ آپ سبھوں کی خوشی میں اضافہ ہو جائے اور آپ لوگوں کے دل مطمئن ہو جائیں۔

یہ [تھی میری گذارش] اور [اس کے علاوہ یہ کہ] میں اپنی والدہ ماجدہ اور بھائیوں اور بہنوں کی طرف [خدمت میں] ہدیۂ سلام پیش کرتا ہوں [وہ سلام] جو آپ لوگوں کی ملاقات کے شوق کے اندر لپیٹا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے سایۂ عزت و عاطفت کو مجھ پر اور سب گھر والوں پر عرصۂ دراز تک قائم رکھے۔ والسلام

آپ کا فرزندِ مُطیع

محمد رفیع

سوالات نمبر ۱۶ کے متعلق

سوال (۱۴۱) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:۔

كَانَ لِأُسْرَةٍ غَنِيَّةٍ صَبِيٌّ لَمْ تَبْلُغْ سِنُّهُ خَمْسَ سِنِيْنَ۔ وَكَانَ جَمِيْلًا وَمَا أَجْمَلَهُ۔ فَبَاتَ لَيْلَةً مِنْ لَيَالِي الشِّتَاءِ بِغَيْرِ لِحَافٍ فَأَصْبَحَ مَرِيْضًا بِالزُّكَامِ وَالْحُمّٰى، وَأَوْشَكَ أَنْ يَمُوْتَ. فَظَلَّ الْوَالِدَانِ الْمَغْمُوْمَيْنِ وَدَعَوَا الطَّبِيْبَ۔ فَجَاءَ وَشَخَّصَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى أَبَوَيْهِ وَقَالَ لَا بَأْسَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، إِنَّمَا مَسَّهُ الْبَرْدُ سَيَبْرَئُ بِحَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَى الْغَدِ۔ ثُمَّ أَعْطٰى دَوَاءً وَأَشْرَبَ الْمَرِيْضَ شَرْبَةً وَاحِدَةً بِيَدِهٖ وَذَهَبَ۔

فَأَضْحَى الْوَلَدُ بَعْدَ سَاعَةٍ قَدْ فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَصَارَ يَنْظُرُ إِلٰى أَبَوَيْهِ وَجَعَلَ يَتَبَسَّمُ، فَفَرِحَا وَفَرِحَ جَمِيْعُ أَهْلِ الْأُسْرَةِ، حَتّٰى كَادُوْا يَطِيْرُوْنَ فَرَحًا وَيَرْقُصُوْنَ سُرُوْرًا، ثُمَّ أَعْطَوْهُ الدَّوَاءَ كَمَا هَدَاهُمُ الطَّبِيْبُ، حَتّٰى أَنَّهُ بِفَضْلِ اللّٰهِ أَمْسَى الصَّبِيُّ صَحِيْحًا۔ فَحَمِدُوا اللّٰهَ حَمْدًا كَثِيْرًا وَتَصَدَّقُوْا أَمْوَالًا كَثِيْرَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْ يَشْفِي الْمَرْضٰى۔

(مذکورہ عبارت کا ترجمہ)

ایک مال دار کنبے [مال دار ماں باپ] کا ایک بچہ تھا، جس کی عمر پانچ سال کو بھی نہیں پہنچی تھی [جو پورے پانچ سال کا بھی نہ تھا] اور تھا خوبصورت

اور کتنا خوبصورت! موسم سرما کی راتوں میں سے ایک رات وہ بغیر لحاف کے سو گیا، تو صبح کو زکام اور بخار کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور قریب تھا کہ مر جائے [مرنے کے قریب ہو گیا] تو [اس کے] والدین غمگین ہو گئے اور طبیب [ڈاکٹر] کو بلایا، تو [طبیب] آیا اور تشخیص کی، پھر اس [بچے] کے والدین کی طرف متوجہ ہوا اور کہا "کوئی مضائقہ نہیں ان شاء اللہ" اسے صرف سردی کا اثر ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد سے کل تک ٹھیک ہو جائے گا پھر اس نے دوا دی اور ایک خوراک بیمار کو اپنے ہاتھ سے پلا دی اور چلا گیا۔

تھوڑی دیر کے بعد لڑکے نے آنکھیں کھولیں اور اپنے والدین کی طرف دیکھنے لگا اور مسکرانے لگا، تو دونوں [ماں باپ] خوش ہو گئے اور تمام خاندان کے لوگ خوش ہو گئے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ خوشی کے مارے اڑنے [اچھلنے] لگیں اور ناچنے لگیں، پھر طبیب کی ہدایت کے مطابق انہوں نے اسے دوا دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شام تک لڑکا تندرست ہو گیا۔

اس لیے انہوں نے اللہ کی بہت حمد و ثنا کی [شکر ادا کیا] اور اس خدا کی راہ میں جو بیماروں کو شفا دیتا ہے انہوں نے بہت سا مال خیرات کر دیا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:-

(۱) أَنَا أُكْرِمُ الضَّيْفَ سے أَنَا أَكْرَمْتُ الضَّيْفَ ہو گا۔

اس میں [أَنَا] ضمیر، مرفوع منفصل، واحد متکلم [تُ] ضمیر بارز، مرفوع متصل واحد متکلم۔

(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ سے نَحْنُ لَعِبْنَا بِالْكُرَةِ ہوگا۔

اس میں [نَحْنُ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع متکلم۔ لَعِبْنَا میں [نَا] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع متکلم۔

(۳) أَنْتِ تُنَظِّفِينَ الْحُجْرَةَ سے أَنْتِ نَظَّفْتِ الْحُجْرَةَ ہوگا۔

اس میں [أَنْتِ] ضمیر مرفوع منفصل، واحد مؤنث مخاطبہ نَظَّفْتِ میں [تِ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، واحد مؤنث مخاطبہ۔

(۴) أَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُومَ سے أَنْتُمَا نَصَرْتُمَا الْمَظْلُومَ ہوگا۔

اس میں [أَنْتُمَا] ضمیر مرفوع منفصل، تثنیہ مخاطب۔ [تُمَا] ضمیر بارز، مرفوع متصل، تثنیہ مخاطب۔

(۵) هُنَّ يُحْبِبْنَ الْمَدْرَسَةَ سے هُنَّ أَحْبَبْنَ الْمَدْرَسَةَ ہوگا۔

اس میں [هُنَّ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع مؤنث غائب۔ أَحْبَبْنَ میں [نَ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مؤنث غائب۔

(۶) هُمْ يَرْحَمُونَ الْيَتَامٰى سے هُمْ رَحِمُوا الْيَتَامٰى ہوگا۔

اس میں [هُمْ] ضمیر مرفوع منفصل، جمع مذکر غائب۔ رَحِمُوا میں [وا] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مذکر غائب۔

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر فاعل اور ضمیر پہچانو

(۱) أَعْطَيْتُكَ كِتَابًا سے أُعْطِيكَ كِتَابًا ہوگا۔

اس میں اُعْطِی کے اندر ضمیر مرفوع متصل، واحد متکلم کی مُسْتَتِر ہے وہی فاعل ہے۔[كَ] ضمیر منصوب متصل، واحد مذکر مخاطب۔

(۲) وَهَبْتِنِي سَاعَةً سے تَهِبِيْنَنِي سَاعَةً ہوگا۔

اس میں تَهِبِيْنَ میں [ی] ضمیر بارز، مرفوع متصل ہے وہی فاعل ہے [آخر کا نون اعراب کا ہے ضمیر نہیں ہے]۔[نِي] میں نون وقایہ ہے اور [ی] ضمیر منصوب متصل، واحد متکلم۔

(۳) مَنَحْتَنِي مِقْلَمَةً سے تَمْنَحُنِي مِقْلَمَةً ہوگا۔

اس میں تَمْنَحُ کے اندر ضمیر واحد مذکر مخاطب مُسْتَتِر ہے وہی فاعل ہے۔ [نِي] میں نون وقایہ اور [ی] ضمیر منصوب متصل واحد متکلم ہے۔

(۴) رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ سے نَرْجِعُ اِلَى الْمَنْزِلِ ہوگا۔

اس جملے میں نَرْجِعُ کے اندر ضمیر مرفوع متصل، جمع متکلم کی مُسْتَتِر ہے وہی فاعل ہے۔

(۵) هِيَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ سے هِيَ تَلْعَبُ بِالْكُرَةِ ہوگا۔

اس جملے میں تَلْعَبُ کے اندر ضمیر مرفوع متصل، واحد مؤنث مخاطب کی مُسْتَتِر ہے وہی فاعل ہے۔

(۶) سَافَرْنَ اِلَى دِهْلِي سے يُسَافِرْنَ اِلَى دِهْلِي ہوگا۔

اس میں يُسَافِرْنَ کے اندر [نَ] ضمیر بارز، مرفوع متصل، جمع مؤنث غائب، وہی فاعل ہے۔

ذیل کی عبارت میں لفظ نَا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے ؟

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْاِيْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ

اے ہمارے رب بیشک ہم نے سُنا ایک پکارنے والے کو جو ایمان کی طرف پکار رہا ہے تو اس پر ہم ایمان لے آئے

(رَبَّنَا) میں نَا ضمیر مجرور متصل ہے کیونکہ مضاف الیہ ہے۔

(اِنَّنَا) میں نَا ضمیر منصوب متصل ہے کیونکہ اِنَّ کے بعد واقع ہوا ہے۔

(سَمِعْنَا) میں نَا ضمیر مرفوع متصل ہے کیونکہ وہ فاعل ہے

(اٰمَنَّا) میں نَا " " " " " "

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو۔

هَلْ اَحْضَرْتَ كُتُبَكَ ؟

(۱) هل احضرتِ كُتُبَكِ ؟ (۲) هل اَحْضَرْتُمَا كُتُبَكُمَا ؟

(۳) هل اَحْضَرْتُمْ كُتُبَكُمْ ؟ (۴) هل اَحْضَرْتُنَّ كُتُبَكُنَّ ؟

مشق نمبر ۵۴ (عربی سے اردو)

(۱) [اس وقت کو یاد کرو] جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں تمھارے خواب میں ان [کافروں] کو کم کر کے بتلایا اور اگر تمھیں ان کو زیادہ کر کے بتلاتا تو تم [مسلمان] پست ہمت ہو جاتے (۲) پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا اور وہ [پانی] ہم نے تمھیں پلایا۔ (۳) ہم نے فرمایا [اے موسیٰ] تو مت ڈر، تو ہی غالب رہے گا (۴) اس نے کہا اے میری قوم! مجھے کوئی گمراہی [یا جنون] نہیں ہے، لیکن میں رب العالمین کی طرف سے ایک پیغام پہنچانے والا ہوں (۵) زمین میں

اکڑ کر مت چل (٦) بیشک تیرے لیے ایک ایسا وعدہ ہے جو تجھ سے کبھی بھی خلاف نہ کیا جائے گا (٧) کہہ دو [اے پیغمبر] میری طرف وحی کی گئی [خدا کی طرف سے خبر دی گئی ہے] کہ قوم جنات میں سے ایک گروہ نے [قرآن] سنا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو عقل مندی [اچھی سمجھ بوجھ] کا راستہ بتلاتا ہے۔ تو ہم اس پر ایمان لے آئے (٨) اور بات یہ ہے کہ ہماری قوم کے جاہل اللہ کے متعلق بیہودہ باتیں کہا کرتے تھے (٩) اور [بات یہ ہے] کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ ایسے [بدعقیدہ] تھے جو [مصیبت کے وقت] جناتی لوگوں کی پناہ [دہائی] لیتے تھے [یعنی ان سے مصیبت ٹالنے کی توقع رکھتے تھے] (١٠) بے شک جو اپنے رب کے پاس مجرم [گناہ گار] ہو کر آئے گا تو اس کے لیے جہنم ہے (١١) تم اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے مت قتل کیا کرو ہم تمھیں بھی روزی دیتے ہیں اور انھیں بھی (١٢) اور مجھ ہی سے ڈرا کرو (١٣) کافر [قیامت کے روز] کہے گا، کاش میں مٹی ہوتا [تو اچھا ہوتا]۔

اشعار کا ترجمہ

(١) اے میرے پروردگار ہمیشہ تیرا لطف میرے شاملِ حال رہا۔ اور [اب] تنگی [مصیبت] مجھ پر آگئی ہے جسے تو [خوب] جانتا ہے۔ تو تو اس کو مجھ سے پھیر دے [مجھ سے ہٹا دے] جس طرح تو نے ازراہِ کرم مجھے اس کا عادی بنا دیا ہے [جس طرح کہ تو ہمیشہ میری مصیبت ٹالتا رہا ہے]۔ بھلا کون ہے تیرے سوا [جو تیرے] اس بندے پر رحم کرے؟

مشق نمبر ۵۵ (عربی سے اردو)

(۱) بے شک جس ماپ سے تم [دوسروں کے لیے] ماپتے ہو [اسی سے] تمہارے لیے بھی ماپا جائے گا (۲) وہ دو شخص جو مسلمانوں کے اوقاف کے متولی ہیں وہ نہیں جانتے کہ ان کے ہاتھ [قبضے] میں جو مال ہے اسے کس طرح خرچ کیا جائے اور کس پر خرچ کیا جائے [کس کو دیا جائے؟] (۳) میں نے جو کچھ تمہاری جانب سے بہادری اور جوانمردی دیکھی جو تم نے آخری لڑائی میں ظاہر کی ہے اس نے مجھے تمہارے اعزاز پر آمادہ کیا۔ (۴) مجھے ان عورتوں پر تعجب آتا ہے جو اپنے فانی جسموں کو سجاتی سنوارتی ہیں، اور اپنی ہمیشہ باقی رہنے والی روحوں کو نہیں سنوارتیں (۵) جوانوں میں جو سب سے پہلے ایمان لایا وہ ابو بکر صدیق [رضی اللہ عنہ] ہیں اور وہی خلفائے راشدین [ٹھیک راہ چلنے والے خلیفوں] میں پہلے خلیفہ ہیں (۶) استاد نے جو کچھ بیان کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس قرآن پر عمل کرنا جو [پیغمبر] محمد [صلے اللہ علیہ وسلم] پر نازل کیا گیا ہے ہمارے واسطے دونوں جہان کی کامیابی کے لیے کافی ہے (۷) جس نے برائی بوئی اس نے ندامت [کا پھل] کاٹا [ندامت حاصل کی] (۸) میں ایسا ہو گیا تھا جیسے کسی کو شراب نے مست کر دیا ہو (۹) سچا آدمی ذلیل نہیں ہوتا اور جھوٹا عزیز نہیں ہوتا (۱۰) مجھے ایک چٹھی ملی جس میں وہ لکھا ہے جو [آگے] آتا ہے :-

اے ہوشیار طالب علم! وہ امتحان قریب آگیا ہے جو چست [محنتی]

اور سُست میں فرق کر دیتا ہے تو تُو اُن میں سے ہو جا جو محنت کرتے ہیں اور امتحان کے روز کامیاب ہوتے ہیں۔ والسلام

(۱۱) بے شک جو اپنے وطن سے محبت کرتا ہے وہ وہ ہے جو اپنی کوشش ان [باتوں یا چیزوں] میں صرف کرتا ہے جن سے اس کی قوم کی جس کی طرف وہ منسوب ہوتا ہے، قدر بلند ہو جائے، تو کاریگر جو اپنے کام پختگی سے کیا کرتے ہیں وہ اپنے وطن کی خدمت کرتے ہیں، اور وہ عورتیں جو اپنے بچوں کی تربیت فضیلت [ترقی کے اُصول] پر کرتی ہیں وہ بھی اپنے وطن کی شان بلند کرتی ہیں، اور وہ طالبانِ علم جو اپنے سبقوں میں کوشش کرتے ہیں وہ بھی اپنی قوم کی عزت [کا قصر] تعمیر کر رہے ہیں (۱۲) جو [وقت] گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل چکا اور جس کی آئندہ توقع ہے [مستقبل] وہ پردے میں ہے، اور تیرے لیے [صرف] وہ گھڑی ہے جس میں تو [ابھی] ہے [حال کا وقت] (۱۳) میں [لفظ] اَلَّذِیْ جیسا ہوں، میں بھی اسی کا محتاج ہوں جس کا وہ [لفظ] محتاج ہے۔ پس تو [اس وقت] میرا ثواب اور بہت سی تعریف لوٹ لے [حاصل کر لے]۔

اس شعر کی تشریح یہ ہے کہ لفظ اَلَّذِیْ اسم موصول ہے اور ہر اسم موصول کو نحو کے قاعدے سے ایک جملہ کی ضرورت ہے جسے صِلَہ کہتے ہیں اس صِلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کی طرف لوٹے جسے عائد کہتے ہیں (دیکھو سبق ۴۲-۴۴) لغت میں عائد کے دو معنی ہوتے ہیں، ایک تو "لوٹنے والا"، دوسرے "عیادت کرنے والا" یعنی بیمار کی خبر گیری کرنے والا اور صِلہ کے بھی دو معنی ہیں ایک تو "جوڑ" دوسرے "عطیہ"۔

یہ وہ شعر ہے جو ایک شاعر نے اپنے ایک امیر دوست کو لکھا تھا جس میں اُس نے اپنی تنگ دستی اور بیماری کی طرف بڑی خوبی سے اشارہ کیا ہے۔

مشق من القرآن نمبر ۵۶

(۱) اے وہ لوگو جو ایمان لاچکے ہو! [اے ایمان والو!] کیوں تم وہ [باتیں] کہتے ہو جو کرتے نہیں (۲) کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے؟ [عالم اور جاہل؟] (۳) اور جو عورتیں حیض سے مایوس ہو چکی ہیں، اگر تم [ان کی عِدّت کے بارے میں] شک کرتے ہو گے تو ان کی عدّت تین مہینے ہے (۴) جو اس [دنیا] میں اندھا بنا ہوا ہے [دل کا اندھا ہے] وہ دوسری دنیا میں بھی اندھا ہے (۵) جو کچھ تمھیں رسول نے دیدیا وہ لے لو [اس پر عمل کرو] اور جس چیز سے اس نے تمھیں روک دیا اس سے تم رُک جاؤ [باز رہو] (۶) جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے (۷) جس نے اچھے کام کیے، خواہ وہ مرد ہو خواہ عورت، حالانکہ وہ ایماندار ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی میں زندہ رکھیں گے اور ان کی مزدوری کا معاوضہ اس سے بہتر دیں گے جتنا وہ کام کرتے رہے تھے۔ (۸) [اے مسلمانو!] تم سب سے اچھی امّت ہو جو آدمیوں [کی اصلاح] کے لیے نکالی گئی ہے [پیدا کی گئی ہے] کہ تم [اُن کو] بھلائی کا حکم کرو گے اور بُرائی سے روکو گے۔

مشق نمبر ۵۷ (عربی سے اردو)

(۱) ابراہیم! یہ جو چیز تمھارے ہاتھ میں	میرے بھائی یوسف! یہ تو وہ چیز ہی

ہے وہ کیا ہے، اور وہ جو دروازے کے پاس کھڑا ہے وہ کون ہے ؟	جسے تم جانتے ہو، اور وہ وہ شخص ہے جسے تم پہچانتے ہو۔
(۲) واللہ! تمھارا جواب عجیب ہے میں [بالکل] نہیں سمجھا تم کیا کہہ رہے ہو؟	یہ جو میرے ہاتھ میں ہے وہ وہی کتاب ہے جو تم نے کل مجھے دی تھی اور وہ جو دروازے کے پاس کھڑا ہے وہ وہی خادم ہے جسے پرسوں تم نے ہمارے ہاں بھیجا ہے۔ کیا تم اسے نہیں پہچانتے ؟
(۳) بیشک میرے بھائی! میں اسے پہچانتا ہوں، لیکن آج وہ مجھ پر مشتبہ ہوگیا ہے، کیونکہ اس نے آج وہ نہیں پہنا جو ہمارے پاس پہنا کرتا تھا۔	ہاں! ہم نے اسے ویسا ہی لباس دیا ہے جیسا ہم پہنتے ہیں اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔
(۴) بہت خوب ابراہیم! اچھا وہ دونوں آدمی کہاں ہیں جنھیں میں نے دو گھنٹہ پیشتر تمہارے پاس دیکھا تھا؟	ان دونوں آدمیوں کو جنھیں تم نے دیکھا تھا میں نے پھل چننے [توڑنے] کے لیے باغ میں بھیج دیا ہے۔
(۵) اور وہ آدمی کہاں چلے گئے جو تمہارے باغ میں درختوں کو پانی دیتے تھے؟	تمہارے والد نے ان آدمیوں کو اپنا باغ سدھارنے کے لیے مجھ سے مانگا تو میں نے انھیں ایک ہفتہ کے لیے وہاں بھیج دیا تھا۔
(۶) یہ تمہاری مہربانی ہے، اور وہ عورتیں	ان عورتوں کو میں نے روئی کے کھیتوں میں

کیا کرتی ہیں جو تمھارے کارخانے میں کام کرتی تھیں ؟	روئی چننے کے لیے بھیج دیا ہے اور اے یوسف! تم ان مردوں اور عورتوں کے متعلق کیوں پوچھ رہے ہو، کیا تمھیں ان کی ضرورت ہے؟
(۷) جی ہاں! مجھے مزدوروں کی سخت ضرورت ہے، کیونکہ تمام کاروبار بگڑنے کے قریب آگئے ہیں، میرے پاس کوئی نہیں جو کھیتی [اناج] کاٹ لائے یا کارخانے میں کام کرے، نہ میرے پاس کوئی مزدور ہے جو میرے مکان کی تعمیر میں بڑھئیوں کی اور معماروں کی مدد کرے۔	بھائی! یہ کیسے؟ تمھارے پاس تو کام کرنے والوں اور مزدوروں کی بڑی تعداد تھی، پھر تعجب ہے انھیں کیا ہو گیا؟
(۸) بھائی صاحب! وہ زیادہ مزدوری مانگتے تھے، تو ہم نے ان کا مطالبہ قبول نہ کیا، اس لیے وہ کام سے رک گئے [ہڑتال کی]	بھائی یوسف! اللہ تمھاری حالت درست کرے! تمھیں چاہیے تھا کہ ان کے مطالبات قبول کر لیتے. کیا تم نہیں دیکھتے [تم نہیں جانتے] مہنگائی کتنی غالب ہو گئی ہے اور بازار کتنا چڑھ گیا ہے ؟
(۹) خدا کی قسم! میں نے آج سمجھا کہ یہ غریب لوگ، جو کارخانوں اور کھیتوں میں کام کرتے ہیں اور ہمارے لیے	بھائی! تم نے سچ کہا، اگر یہ لوگ نہ ہوتے جنھیں ہم نیچ [کمزور] سمجھتے ہیں اور حقیر جانتے ہیں، تو ہم پر زندگی تنگ [دوبھر]

مکانات تعمیر کرتے ہیں، انھیں ترقی میں اور آسائش میں اور دشمنوں پر غلبہ پانے میں بہت بڑا دخل ہے۔

ہو جاتی، اور ساری دنیا باوجود اپنی فراخی کے ہم پر تنگ ہو جاتی۔ اسی لیے مُصلحِ اعظم [سب سے بڑے سُدھارک] رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے اپنے غریب [یا مزدور] طبقے میں تلاش کرو [مجھے ان میں سے ایک سمجھو]، کیونکہ تم اپنے غریب طبقے والوں ہی کی بدولت فتح مندی پاتے ہو اور روزی بھی [انہی کی بدولت] تمھیں ملتی ہے۔ دیکھو! کس طرح آپؐ نے اپنی معزز ہستی کو ادنیٰ لوگوں اور غریب مزدوروں کے ساتھ شامل کر دیا ہے، تاکہ ہم انھیں عزت کی نظر سے دیکھیں اور انھیں حقیر نہ جانیں۔

(۱۰) کتنی بڑی شان ہے اس نبی اُمّیؐ کی جو واقعی سارے جہانوں کے لیے رحمت تھا، کیا ہی حکمت سے بھرا ہوا ہے اس کا کلام! اور کتنا سچا ہے! کس طرح امیروں اور غریبوں کو ایک صف میں کھڑا

واللہ تم نے سچ کہا، تو ہمیں چاہیے کہ ہم اُن مزدوروں کے ساتھ وہی سلوک کریں جو ہم خود اپنے لیے پسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھائیوں کا معاملہ رکھیں تب زندگی خوشگوار ہوگی اور تمام کاروبار ٹھیک

ہو جائیں گے اور ہڑتال کا دروازہ بند ہو جائے گا۔	کر دیا ہی کاش کہ ہم اس [نبی] کی پیروی کرتے تو ہمیشہ [سب پر] غالب رہتے۔

مشق نمبر ۵۸ (اردو سے عربی)

(۱) اَلْقُرْاٰنُ کِتَابٌ اُنْزِلَ [یا اَلْقُرْاٰنُ ھُوَ الْکِتَابُ الَّذِیْ اُنْزِلَ] عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ھل تَرَی الرَّجُلَیْنِ اللَّذَیْنِ یَاْتِیَانِ اِلَیْنَا (۳) مَنْ قَالَ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" دَخَلَ الْجَنَّۃَ (۴) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّتَانِ تَذْھَبَانِ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ ھُمَا اُخْتَایَ (۵) اَلنِّسَاءُ اللّٰتِیْ تَذْھَبْنَ الی المدرسۃ ھُنَّ مُعَلِّمَاتٌ (۶) اَرِنِیْ مَا فِیْ یَدِكَ (۷) ھٰذَا مَا اُحِبُّہٗ (۸) ھُمْ کَانُوْا [یا صَارُوْا] کَمَنْ اَسْکَرَہُ الْخَمْرُ۔ (۹) اِنَّ مَا رَاَیْنَا مِنْ عِلْمِكَ حَمَلَنَا عَلٰی تَکْرِیْمِكَ (۱۰) سَیَاْتِیْكَ کِتَابٌ یَکُوْنُ مَکْتُوْبٌ فِیْھَا مَا یَاْتِیْ :-

بُنَیَّ ! اَنْتَ تَعْلَمُ "فَازَ مَنِ اجْتَھَدَ" اَرْجُوْ اَنِ اسْتَعْدَدْتَ [یا اَنْ تَکُوْنَ اسْتَعْدَدْتَ] لِلْاِمْتِحَانِ السَّنَوِیِّ۔ اَبُوْكَ الَّذِیْ رَبَّاكَ وَکَذٰلِكَ مُعَلِّمُوْكَ الَّذِیْنَ عَلَّمُوْكَ، یَنْتَظِرُوْنَ نَجَاحَكَ ؎

سوالات نمبر ۷ کے ۱۱ اور ۱۲ سوال کا حل

(۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لیے مناسب جملہ لکھو (قوس میں جواب ہے)

قَرَاْتُ الْکِتَابَ الَّذِیْ (یَنْفَعُنِیْ یا اَعْطَیْتَنِیْ) یا اور کچھ

۲ جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِیْ (طَلَبْتَهٗ) یا اور کچھ

۳ هٰذَانِ الْكِتَابَانِ اللَّذَانِ (اَرْسَلَهُمَا اَبِیْ) یا اور کچھ

۴ خُذِ الْكِتَابَیْنِ اللَّذَیْنِ (هُمَا اَنْفَعُ الْكُتُبِ لِمِثْلِكَ) یا اور کچھ

۵ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ (یَعْلَمُوْنَ) وَالَّذِیْنَ (لَا یَعْلَمُوْنَ) یا اور کچھ

۶ هٰذِهِ السَّاعَةُ الَّتِیْ (اَعْطَانِیْهَا عَمِّیْ) یا اور کچھ

۷ اَكَلْتُ التُّفَّاحَتَیْنِ اللَّتَیْنِ (هُمَا مِنْ حَدِیْقَتِنَا) یا اور کچھ

۸ اَرَءَیْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِیْ (یُعَلِّمْنَ الْبَنَاتِ) یا اور کچھ

۹ اِحْتَرِمْ مَنْ (عَلَّمَكَ) یا اور کچھ

۱۰ كُلْ مَا اكْتَسَبْتَ مِنَ (الْحَلَالِ) یا اور کچھ

(۱۲) ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ :-

هُوَ الَّذِیْ عَلَّمَكَ

(۱) هُمَا اللَّذَانِ عَلَّمَاكَ (۲) هُمُ الَّذِیْنَ عَلَّمُوْكَ (۳) هِیَ الَّتِیْ عَلَّمَتْكَ (۴) هُمَا اللَّتَانِ عَلَّمَتَاكَ (۵) هُنَّ اللَّاتِیْ عَلَّمْنَكَ (۶) اَنْتَ الَّذِیْ عَلَّمْتَنِیْ (۷) اَنْتُمَا اللَّذَانِ عَلَّمْتُمَانِیْ (۸) اَنْتُمُ الَّذِیْنَ عَلَّمْتُمُوْنِیْ (۹) اَنْتِ الَّتِیْ عَلَّمْتِنِیْ (۱۰) اَنْتُنَّ اللَّاتِیْ عَلَّمْتُنَّنِیْ ؎

تنبیہ - اور جملے بھی بن سکتے ہیں مثلاً متکلم کی ضمیروں سے بھی کئی جملے بنا سکتے ہو ؎

مشق نمبر ۵۹

۱ مفعول مطلق کی مثالیں :- (اُردو میں مفعول مطلق کے معنی کبھی چھوڑ دیتے ہیں)

خالد نے ایک کھیل کھیلا۔ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا۔ زمین ایک دن میں ایک چکر کاٹتی ہے۔ چیتا شیر کی چھلانگ [کی مانند] چھلانگ مارتا ہے۔ بخیل فقیروں کی زندگی [کی مانند] زندگی گذارتا ہے اور اس سے دولتمندوں کا [کے جیسا] حساب لیا جائے گا۔

مفعول لہ کی مثالیں :۔

میں نے خلیل کو پسند کیا ہے اس کی امانت داری کا یقین اور اس کی پاک دامنی پر اعتماد کرنے کی وجہ سے۔ لوگ ملکوں کا سفر کرتے ہیں روزی کی تلاش کے لیے اور علم اور فضیلت طلب کرنے کے لیے۔

مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں :۔

نوح (علیہ السلام) ایک زمانہ زندہ رہے اور اپنی قوم کو [خدا کی طرف] رات اور دن بلایا، تو انہوں نے ان کو جواب نہ دیا [ان کی دعوت قبول نہ کی] اور [بلکہ] بڑا تکبر کیا۔ میں نے کتاب میز کے اوپر رکھی اور جوتے اس کے نیچے۔ میں نے ایک میل پیدل سیر کی اور سو میل موٹر سے اور ہزار میل ہوائی جہاز سے۔

مفعول معہ کی مثالیں :۔ (ذیل کی مثالوں میں واو معیۃ ہی ہو سکتا ہے) میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چل پڑا۔ خالد سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہی حاضر ہوا۔ شاگرد نے کتاب کے ساتھ سیر کی۔ نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا۔

حال کی مثالیں :۔

لشکر فتحمندی کی حالت میں لوٹا۔ پانی مت پی جب کہ وہ گدلا ہو۔ مظلوم روتا ہوا

آیا. جب طالب علم چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتا ہے تو بڑے پن کی حالت میں سردار ہو جاتا ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) اپنی قوم کی طرف غضبناک اور رنجیدہ حالت میں واپس آئے۔ میں قاضی سے ملا جب کہ [میں اور وہ] دونوں سوار تھے۔ فیصلہ مت کر جب کہ تو غضبناک ہے۔

المستثنیٰ بِاِلَّا کی مثالیں:۔

ہر مرض کے لیے ایک دوا ہے مگر موت [کے لیے نہیں]۔ تو انہوں نے اس میں سے پیا مگر تھوڑوں نے [نہیں پیا]۔ ایک درخت کے سوا سب درختوں نے پھل دیا۔ ایک کے سوا سب چور بھاگ گئے۔

محنتی کے سوا کسی نے نفع نہیں پایا۔ چند کے سوا انہوں نے کسی نے نصیحت نہ سنی۔ ایک درخت کے سوا [اور] درخت نہیں کاٹے گئے۔

نہیں حاضر ہوا [کوئی] مدرسہ میں بجز ایک شاگرد کے۔ صحبت نہ اختیار کر مگر اچھوں کی۔ برائی [کی تکلیف] میں نہیں پڑتا مگر اس کا کرنے والا۔ نہیں کاٹا گیا مگر ایک درخت [ایک درخت کے سوا اور کوئی درخت نہیں کاٹا گیا]۔

تمییز کی مثالیں:۔

میرے پاس ایک من گھی اور دو رطل شہد اور ایک صاع گیہوں اور ایک گز ریشم ہے۔ میرے پاس گیارہ بکری اور پندرہ مرغی اور تیس اشرفی ہے۔ ہوا کے لحاظ سے مکان اچھا ہے۔ لڑکا بات چیت میں اچھا ہے۔ سونا وزن اور قیمت کے اعتبار سے [یا وزن اور قیمت میں] چاندی سے زیادہ ہے۔ پیغمبر لوگ کلام میں سب لوگوں سے زیادہ سچے ہیں۔

منادیٰ کی مثالیں :۔

اے خدا کے بندے! اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کر۔ اے قوم کے سردار! اپنی قوم کا خادم ہو جا۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں [بھی] بھلائی دے اور آخرت میں [بھی] بھلائی دے اور ہمیں آگ [دوزخ] کے عذاب سے بچا۔

اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

اے مظلوم کی پکار سننے والے۔ اے خیر میں کوشش کرنے والے۔ اے بندوں کے ساتھ نرمی کرنے والے۔

اے مغرور! [فریب کھانے والے] غرور چھوڑ دے۔ اے محنتی! کامیابی کی خوش خبری سن لے۔ اے ایمان والے! اللہ کے سوا [کسی] پر بھروسہ نہ رکھ۔ اے لڑکے! اٹھ۔ اے استاد! مجھے سکھائیے۔ بچو! بیٹھ جاؤ۔ ایمان والو! اللہ کے سوا [کسی] سے مت ڈرو۔

لائے نفی جنس کی مثالیں :۔

ایمان سے بڑی کوئی نعمت نہیں۔ توبہ سے بڑھ کر کامیاب ہونے والا کوئی سفارشی نہیں۔ کتاب سے بہتر کوئی ساتھی نہیں اور قرآن سے بڑھ کر فائدہ بخش کوئی کتاب نہیں۔ کوئی سچا مددگار ذلیل نہیں ہوتا اور کوئی شخص جس کا کام برا ہو پسندیدہ نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۶۱

عقلمند کے نزدیک کوئی چیز اس کے اپنے وطن سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی جس کی زمین کے اوپر اور جس کے آسمان کے نیچے بچپن میں اس نے پرورش پائی

اور ایک زمانے تک اس کی نباتات اور حیوانات سے فائدہ لیتا رہا ہے، اور اسی [وطن] میں اپنے گھر والوں اور کنبے والوں سمیت اطمینان کی حالت میں زندگی بسر کی ہے۔ وہ اس [وطن] کے مقامات کے سوا کسی اور مقام سے مالوف [مانوس] نہ ہوا، اور اس کے چشموں کے سوا کسی اور [گھاٹ] پر وارد نہ ہوا سب سے پہلے اس کی نظر اسی [وطن] کی صورت پر پڑی، اس لیے اس کی محبت نے ایک خالی دل کو پالیا اور اس پر غالب ہو گئی۔

اور [حقیقت یہ ہے کہ] انسان آرام کی زندگی نہیں بسر کر سکتا اور نہ کامل خوش نصیبی [خوش حالی] حاصل کر سکتا ہے، مگر اسی وقت جب کہ اس کے ملک والے اپنے حقوق و فرائض سے بخوبی واقف ہو جائیں، اور ان کی نظر میں علم ہی سب سے زیادہ قیمتی شے ہو جائے اور عزیز ترین مقصد ہو جائے۔

پس اے شرف [عزت] کے طالب! اپنے وطن کے حق کی رعایت کے لیے اس وطن سے خاص محبت رکھ اور اس کی خوب حفاظت کر کیونکہ حُبِّ وطن خصالِ حمیدہ میں سے ہے، بلکہ جیسا کہ کہا گیا ہے [جیسا کہ مشہور ہے] حبِّ وطن ایمان میں داخل ہے۔

مشق نمبر ۶۲ من القرآن

(۱) [اے پیغمبر] ہم نے تمھیں کھلی فتح عطا کر دی (۲) اور اپنے رب کے نام کو یاد کرو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو (۳) اور قرآن کو اطمینان سے [ٹھہر ٹھہر کر] پڑھا کرو (۴) اے چادر اوڑھنے والے! تھوڑی رات کے سوا پوری رات یادِ الٰہی میں گذارا کرو (۵) اور صبح شام اپنے رب کے نام کی

یا دکرو (۶) اور رات میں بھی اسے سجدے کرو اور لمبی رات تک [بہت رات تک] اس کی تسبیح [و تقدیس] میں لگے رہو (۷) انہوں نے کہا ہم تو ایک ہی دن یا دن کا کچھ حصہ ہی ٹھیرے (۸) اور وہ [یوسف کے بھائی] عشا کے وقت روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے (۹) تمھارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا تمھارے فائدے کی خاطر حلال کر دیا گیا ہے (۱۰) وہ جو اپنا مال اللہ کی رضاجوئی کے لیے اور اپنے نفسوں کی مضبوطی کے لیے خرچ کرتے ہیں (۱۱) فرعون نے اور اس کے لشکر نے [یا فرعون نے اپنے لشکر سمیت] سرکشی اور ظلم کی وجہ سے ان کا [بنی اسرائیل کا] پیچھا کیا (۱۲) ہم نے تمھیں حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے (۱۴) ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا، پھر بندوں کی روزی کے لیے اس سے ہم نے باغات اُگائے اور کھیتی کا اناج اور کھجور کے درخت اونچے اونچے جن کی گیلیں گندھی ہوئی ہیں (۱۵) اور [اللہ تعالیٰ] انھیں ان کے صبر کرنے کے عوض جنت اور ریشمی کپڑے عطا فرمائے گا، اس جنت میں وہ مزیّن کرسیوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے، اس میں انھیں نہ [سخت] دھوپ نظر آئے گی نہ سخت سردی (۱۶) اور تو زمین پر اکڑ کر نہ چلا کر، تو [اکڑپن کی چال سے] نہ تو زمین کو کبھی پھاڑ سکتا ہے نہ پہاڑ کی بلندی کو کبھی پہنچ سکتا ہے (۱۷) میں نے گیارہ ستارے دیکھے (۱۸) تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے (۱۹) اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا (۲۰) اللہ تعالیٰ بہترین حفاظت کرنے والا ہے (۲۱) اللہ کے نزدیک خفگی کے لحاظ سے یہ بات [بہت] بڑی ہے [بڑی

خفگی کا باعث ہے] کہ تم وہ بات کہو جو کرتے نہیں (۲۲) دائیں[1] ہاتھ والوں کے سوا ہر ایک شخص اپنے کرتوت کا گروی ہے [ان اعمال کا گروی ہے جو اس نے کیے ہیں] (۲۳) علم میں تمہیں صرف تھوڑا سا دیا گیا ہے (۲۴) انھیں نہیں جانتے ہیں مگر کم لوگ (۲۵) کیا احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ اور ہے؟ (۲۶) وہ [بُت] کچھ نہیں ہیں مگر چند نام ہیں جو تم نے اور تمھارے آبا واجداد نے رکھ لیے ہیں (۲۷) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (۲۸) ان کی بہتیری سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہے (۲۹) حج [کے دنوں] میں نہ ہم بستری [ہونی چاہیے] نہ گالی گلوچ نہ جھگڑا لڑائی (۳۰) دین [کے معاملے] میں کوئی زبردستی نہیں ہے (۳۱) اے آدم! انھیں اُن [چیزوں] کے نام بتا دو۔ (۳۲) اے اسرائیل کی اولاد! میری اُن نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تمھیں عطا کی تھیں (۳۳) اے ایمان والو! امن و صلح [کے دین یعنی اسلام] میں سب کے سب داخل ہو جاؤ (۳۴) کہہ اے اللہ ملک [حکومت] کے مالک! تو ملک [حکومت] دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور ملک چھین لیتا ہے جس سے چاہتا ہے (۳۵) اے میرے رب! بخش دے اور رحم کر (۳۶) اے ہمارے رب! ہمیں گرفت میں نہ لے اگر ہم نے بھول کی یا غلطی کی (۳۷) بے شک اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں کے قریب ہے (۳۸) بے شک تیرے لیے دن میں بڑے مشاغل ہیں (۳۹) بیشک بے جا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں ۔

[1] یعنی وہ لوگ جنھیں قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیے جائیں گے ۔

مشق ایک شاگرد کا خط چچا کو نمبر ۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے محترم چچا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ادب [و تعظیم] کے ساتھ سلام کا ہدیہ پیش کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں وہ بات ظاہر [عرض] کرتا ہوں جو آپکے قلب کو مطمئن کردے اور ایک ایسا مژدہ سناتا ہوں جو آپ کو اور میرے محترم والدین کو مسرور کردے (اللہ تعالیٰ آپ سب کو خوشی کی حالت میں دائم [و قائم] رکھے) اور وہ یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی مدد اور کرم سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب کا تیسرا حصہ ختم کرلیا پس میں اللہ تعالیٰ کی بہت بہت حمد و ثنا کرتا ہوں اور اس کا شکر جمیل ادا کرتا ہوں اس بنا پر کہ اس نے علم اور سمجھ [کی نعمت] سے مجھے ممنون فرمایا ہے۔

چچا صاحب! میں وہ وقت بھولا نہیں اور ہرگز نہ بھولوں گا جب کہ میں علم کی طلب اور [خصوصاً] عربی علوم کی خواہش کی خاطر مدرسہ میں داخل ہوا تھا، اور حالانکہ زبانِ عربی سے بالکل ناواقف تھا، ساتھ ہی بعض طالب علموں نے مجھے کہا تھا کہ عربی زبان سیکھنے اور سکھانے کے لحاظ سے تمام زبانوں سے زیادہ سخت زبان ہے پھر جب آپ مجھے مہتمم [پرنسپال] کے پاس لے آئے اور مجھے ان کے سامنے کھڑا کردیا تو میں شروع شروع میں دہشت زدہ ہوگیا، اور وحشت زدہ اور حیرت زدہ ہوکر کھڑا رہا اور قریب تھا کہ کم ہمتی اور خوف کے مارے میرا دل مدرسہ کی طرف سے پھر جائے، جہاں نہ میرا کوئی دوست ہے نہ انیس۔ اس وقت اے مہربان چچا آپ نے میرے چہرے سے میرے دل کی بات [دل کی کیفیت] سمجھ لی، اور مہربانی اور شفقت کی توجہ سے میری طرف متوجہ ہوگئے اور میرے دل کو تسلی دینے اور میرا خوف

دور کرنے کی غرض سے [بڑی] نرمی کے ساتھ مجھ سے گفتگو کرنے لگے، تو آپ کی باتوں سے میرا دل دلیر [مضبوط] ہوگیا اور میری حیرت اور وحشت جاتی رہی۔ پھر اس کے بعد مہتمم صاحب میرے ساتھ پدرانہ ملاطفت سے پیش آئے اور میرے دل سے خوف دور کر دیا۔ پھر میں نے اللہ پر اعتماد کرتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے عربی کی تحصیل پر پختہ عزم کر لیا اور میں نے مذکور کتاب کا پہلا حصہ شروع کر دیا۔ پھر تھوڑی ہی مدت بعد میرا دل خوشی اور شوق سے لبریز ہو گیا، کیونکہ میں نے سمجھ لیا کہ جس طرح بعض طلبہ خیال کرتے ہیں عربی ویسی مشکل نہیں ہے، اور میں اسباق یاد کرنے پر [اس طرح] متوجہ ہوگیا [گرا] جیسے پیاسا پانی پر۔ اور صبح شام تحصیلِ علم میں اپنی پوری کوشش صرف کر دی۔ کیونکہ جس وقت آپ نے مجھے مدرسہ میں وداع کیا اس وقت آپ سے مجھے جو قیمتی نصیحتیں حاصل ہوئی تھیں انھیں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں۔ اور اُن [نصیحتوں] میں سے آپ کا یہ قول بھی تھا "محنتی کے سوا کوئی بزرگی نہیں پاتا اور سست کے سوا کوئی ناکام نہیں ہوتا"۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے پہلا حصہ تین مہینے میں پڑھ لیا۔ اور اسی طرح دوسرا حصہ بھی۔ لیکن تیسرا حصہ میں نے پانچ مہینے میں پڑھا، کیونکہ وہ حجم کے لحاظ سے پہلے دوسرے سے دُگنا ہے۔ الغرض میں نے گیارہ ماہ کی مدت میں تینوں حصے ختم کر لیے حالانکہ مجھے کوئی تکلیف اور دشواری محسوس نہ ہوئی۔ جناب! اب میرا دل خوشی، مسرت اور شکر سے لبریز ہے کیونکہ میں جب قرآن [شریف] پڑھتا ہوں تو اس کے بیشتر معانی سمجھ لیتا ہوں اور صرف تھوڑے [مقامات] کے سوا اس کے مطالب کا سمجھنا مجھے دشوار نہیں گذرتا اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ میں جب چوتھا حصہ مکمل پڑھ لوں گا تو پورا [قرآن] سمجھتا ہوں گا [سمجھنے لگوں گا] پس اللہ ہی کے لیے تعریف ہے ابتدا میں بھی اور انتہا میں بھی۔

الحمد للہ کلید عربی کا معلم حصہ سوم ختم ہوگیا

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی ۱

اساسِ عربی

عربی صرف ونحو کے سلیس قواعد

(مؤلفہ محمد نعیم الرحمٰن ایم اے)

طول ۱۰ انچ ۔ عرض ½ ۶ انچ ۔ صفحات ۲۳۰

زبانِ عربی کے قواعد صرف ونحو کی تدوین ایک مستقل فن ہے، اور لاکھوں صفحات کا میدان بھی اس کے لئے تنگ ہے۔

قواعد کی کتابوں کا یہ دفتر چونکہ مختلف زمانوں اور زبانوں میں لکھا گیا ہے اس لئے وہ ہر زبان ومکان کی ضروریات کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ موجودہ زمانے کی حالت یہ ہے کہ عربی کی ضرورت بہت زیادہ ہے اور فرصت بالکل مفقود، ایسی صورت میں طویل کتب زمانۂ حال کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ ایک ایسی عربی گرامر کی ضرورت عرصے سے محسوس کی جارہی تھی جو طلبہ کو آسان اور جدید اسلوب پر کم سے کم مدت میں عربی زبان سکھادے، موجودہ طالبِ علم کی انہی ضروریات کے پیشِ نظر اس کتاب میں عربی قواعد کو نہایت جامع انداز میں اور جدید اصول پر مرتب کیا گیا ہے۔ مسائل کی بحث وترتیب عربی زبان کے مشہور نحوی ٹیچر کی عربی گرامر پر مبنی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ائمہ فن مثلاً سیبویہ، ابن مالک اور زمخشری وغیرہم کی تصانیف سے استمداد کرکے مطالب کو زیادہ واضح اور سہل بنانے کی کوشش کی گئی ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔

اس کتاب میں عربی صرف ونحو کے تمام مسائل آگئے ہیں، مسائل کی جامعیت اور فوائد کی کثرت کے باعث امید ہے کہ یہ کتاب طلبہ کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

قدیمی کتب خانہ ۔ مقابل آرام باغ ۔ کراچی ۱